الفرقان

خصوصی

"مذاہب عالم پر نظر"

مارچ ۱۹۷۵ء

سالانہ اشتراک

کستان — دس روپے

رونی ممالک ہوائی ڈاک — اڑھائی پونڈ

رونی ممالک بحری ڈاک — سوا پونڈ

[illegible]

مدیر مسئول

ابو العطاء جالندھری

"ہمارا مذہب"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اپنی کتاب ازالہ اوہام میں زیر عنوان بالا تحریر فرماتے ہیں :-

"زعشاق فرقان و پیغمبریم بدیں آمدیم و بدیں بگذریم"

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالی اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولینا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں ۔ جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جسکے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کرکے خدائے تعالی تک پہنچ سکتا ہے ۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اسکی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا ۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے ۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو ۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے ۔ اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلی مدراج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں ۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا ، اور کوئی مقام عزت اور قرب کا ، بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے ۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے اور ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ جو راستباز اور کامل لوگ شرف صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر تکمیل منازل سلوک کر چکے ہیں انکے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل ہوں بطور ظل کے واقع ہیں اور ان میں بعض ایسے جزئی فضائل ہیں جو اب ہمیں کسی طرح سے حاصل نہیں ہو سکتے ۔ غرض ہمارا ان تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالی کی طرف سے لائے اور تمام محدثات اور بدعات کو ہم ایک فاش ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقین رکھتے ہیں "

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۶۹ - ۱۷۰)

مجالس خدام الاحمدیہ ربوہ نے $\frac{1973-74ء}{1352-53 ہش}$ میں علم انعامی حاصل کیا

زعماء اور ممبران مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

محترم عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ہمراہ

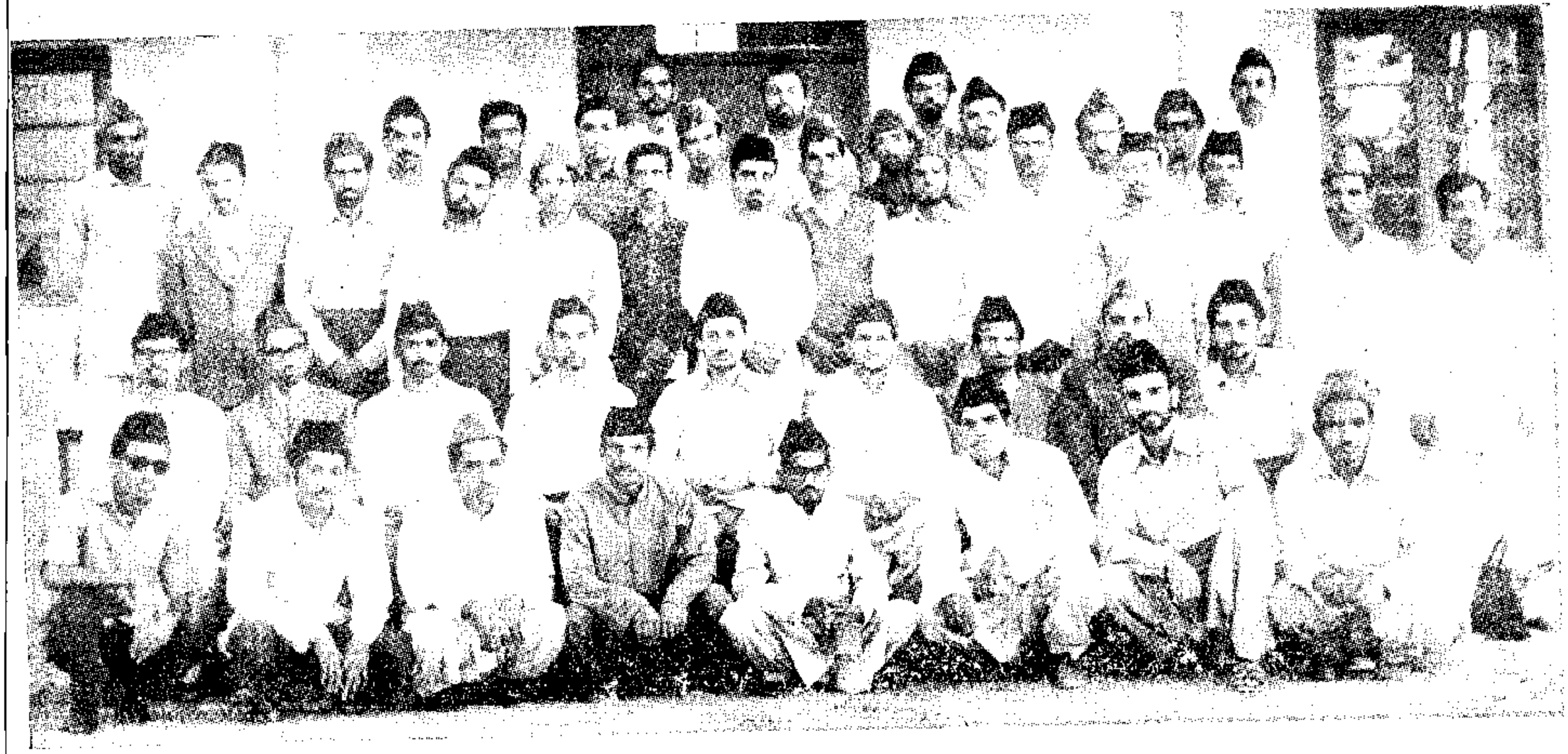

Monthly AL-FURQAN Rabwah

محترم جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف چنیوٹ کا ذکر خیر

محترم الحاج سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف چنیوٹ (کلکتہ والے) ۲۰ دسمبر ۷۴ء کو کراچی میں فوت ہوگئے انا للہ و انا الیہ راجعون دوسرے روز بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کئے گئے۔

محترم سیٹھ صاحب کو ۱۹۷۲ء میں مکہ معظمہ میں حج بیت اللہ کی توفیق بھی عطا ہوئی۔ محترم سیٹھ صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے مالی ثروت و کشائش کے ساتھ ساتھ راہ خدا میں خرچ کرنے والا دل بھی عطا فرمایا تھا سیٹھ صاحب مرحوم سلسلہ احمدیہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

فاضل مدیر بدر قادیان نے لکھا ہے کہ :-

''قادیان اور درویشان قادیان کے ساتھ آپ (سیٹھ صاحب مرحوم) کو ایسی محبت تھی کہ اپنے آپ کو درویشوں کا حقیقی بھائی سمجھتے۔ مقدور بھر ان کی ضروریات پورا کرنے میں کوشاں رہتے۔ . . محترم سیٹھ صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت کئی برسوں سے صدر انجمن قادیان کے ممبر چلے آرہے تھے . . . قادیان میں بعض وفات یافتہ درویشان کی بیوگان اور ان کے یتیم بچوں کی محض رضا الٰہی اور ان سے محبت کے طور پر مالی امداد فرماتے اور اس میں دلی خوشی محسوس کرتے۔ مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے والے بچوں کے لئے آپ کی جیب خاص سے تین مستقل وظائف جاری ہیں جو آپ کی طرف سے صدقہ جاریہ کا رنگ رکھتے ہیں اسی طرح درویشان کے ایسے بچے جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہیں ان کے لئے بھی آپ کے نیک مال سے حصہ ادا ہوتا رہا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

حضرت سیٹھ صاحب مرحوم نے مدرسہ جات اور مساجد کی تعمیر میں بھی بھر پور حصہ لیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اہلیہ محترمہ، تینوں فرزندوں اور دونوں صاحبزادیوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ اللھم آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلحاء و اولیاء کا زریں اصول

کس بنظرِ یار ہمہ یکے نہ شد
تا بنظرِ غیر زندیقے نہ شد

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جلد ۲۵ ـــــ شمارہ ۳

مارچ ۱۹۷۵ء

صفر المظفر و ربیع الاول ۱۳۹۵ ہجری قمری

امان ۱۳۵۴ ہجری شمسی

مدیر مسئول:

ابوالعطاء جالندھری

مجلس تحریر

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ــ ربوہ
خان بشیر احمد صاحب رفیق لندن (انگلستان)
مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ٹوکیو (جاپان)
مولوی دوست محمد صاحب شاہد ــ ربوہ

الفہرست

مضمون	صاحب مضمون	صفحہ
پیارا مذہب	حضرت مسیح موعود علیہ السلام	ٹائٹل پیج صـ۲
ایک دردمندانہ مکتوب قارئین کرام، عزیز جماعتوں اور احمدی بھائیوں کے نام	ایڈیٹر	صفحہ ۲
حضرت مولوی عبداللہ غزنوی کے کشوف و الہامات	ایڈیٹر	۵
پیارا دین	حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب	۹
صحابہؓ کی طرف سے سب نبیوں کی وفات کا اعلان	تاریخی اقتباس	۱۵
مبشرین اسلام سے خطاب (نظم)	جناب چوہدری شبیر احمد صاحب واقفِ زندگی	۱۶
البینات (سورۃ الانعام ع ۱۸ کا ترجمہ و مختصر تفسیر)	ابوالعطاء	۱۸
تحریک جدید (نظم)	محترم جناب عبدالمنان صاحب ناہید	۲۱
شذرات	ایڈیٹر	۲۴
کتاب اللہ کا فیصلہ	محترم جناب مولوی دوست محمد صاحب شاہد	۲۵
عرضداشت (نظم)	محترم جناب نسیم سیفی صاحب	۳۵
غیر تشریعی وحی و الہام کا ثبوت آیات قرآنی کی روشنی میں (رسالہ طلوع اسلام کا جواب)	محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب فاضل	۳۶
انوارِ حق کی ضیا تو نے کھو دی (نظم)	جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد	۴۵
اشتہارات و اعلانات		۴۶/۴۸
محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی رحلت		ٹائٹل کا آخری صفحہ

اِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی

ایک دشمنانہ مکتوب

قارئین کرام، مدیر چٹان اور احمدی بھائیوں کے نام

—(۱)—

قارئین کرام! آپ پہلے مندرجہ ذیل اخباری خبر مطالعہ فرمائیں:۔

"لاہور ۲۳ فروری۔ مدیر "چٹان" شورش کاشمیری نے آج وزیر اعظم بھٹو سے ملاقات کی۔ بعد میں وزیر اعظم بھٹو آغا صاحب کے ساتھ ان کے بچوں سے ملنے ان کی قیام گاہ پر بھی گئے۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۴ فروری ۱۹۷۵ء صفحہ ۱)

اب حسب ذیل معروضات پر نظر فرمائیں:۔

اوّل: جناب شورش کاشمیری مدیر چٹان لاہور نے مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۷۵ء کو اپنی اس نہایت دلآزار اور فحش چٹھی کی نقل بصیغہ رجسٹری خاکسار ایڈیٹر الفرقان کی طرف بھجوائی جو انھوں نے لاکھوں احمدیوں کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے نام ارسال کی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ آیا انہوں نے اس کی نقول اور احمدیوں کے نام بھی بھجوائی ہیں؟ لیکن اتنا جانتا ہوں کہ یہ ایک نہایت گندی اور تہذیب و شرافت سے گری ہوئی چٹھی ہے۔

دوم: شورش صاحب نے اپنے رسالہ چٹان میں لکھا ہے کہ:۔

"ہم نے قلم اٹھایا تو میرزا غلام احمد کی قبر سے لے کر میرزا بشیر الدین تک کی قبر پھٹ جائے گی۔"

(چٹان ۳ مارچ ۱۹۷۵ء صفحہ ۳۳)

سوم: پھر شورش صاحب نے لکھا کہ:۔

"ہم اس بری طرح مرزا غلام احمد کی قبر کھود دیں گے۔ مرزا بشیر الدین کا پوسٹ مارٹم کریں گے اور ناصر احمد کو اٹنگنے پر لاکر ٹینٹی دیں گے کہ اس کو دن میں تارے نظر آجائیں گے۔"

(چٹان ۱۰ مارچ ۱۹۷۵ء صفحہ ۳۴)

چہارم:۔ پھر شورش صاحب نے اعلان کیا ہے کہ:۔
"قادیانی تو کوئی طاقت ہی نہیں۔ انہیں قلم ہی سے نہیں ہاتھ سے بھی جواب دیا جا سکتا ہے اور ایسا جواب دیا جا سکتا ہے کہ عمر بھر یاد رکھیں۔" (چٹان ۔ ۱۰ مارچ ۱۹۷۵ء صفحہ ۴)
معزز قارئین! جناب شورش صاحب کا یہ انداز اور ان کے یہ اقتباس وزیر اعظم جناب بھٹو صاحب کی ۲۳ فروری کی ملاقات و زیارت کے بعد کے ہیں۔ فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی!

(۲)

جناب شورش صاحب سے تو ہم اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ آپ کو بزعم خویش اگر ہفت روزہ لاہور سے کسی قسم کی شکایت ہے تو اس کے ازالہ کی یہ صورت جس کے اختیار کرنے کی آپ دھمکی دے رہے ہیں بلکہ جسے اختیار کر بھی چکے ہیں صحافتی اور اخلاقی طور پر ہرگز درست نہیں۔ اسلامی شریعت کے رو سے ایسا طریق انسان کو مستوجب تعزیر بنا دیتا ہے۔
میں سمجھتا ہوں کہ آپ کسی احمدی ایڈیٹر کے انداز سے برافروختہ ہو کر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور دیگر بزرگان سلسلہ کو جو گندی گالیاں دینے پر اتر آئے ہیں۔ اس کا موجب صرف آپ کا یہ خیال ہے کہ :۔
"قادیانی تو کوئی طاقت ہی نہیں"
ورنہ اگر آپ کو پیپلز پارٹی کے کسی اخبار سے شکایت ہوتی تو آپ پارٹی لیڈر کا اس طرح ذکر نہ کر سکتے۔ ہم جواباً عرض کرتے ہیں کہ بلاشبہ ہم کوئی طاقت نہیں رکھتے لیکن ہمارا خدا بڑا قادر ہے اس کی طاقت کا مقابلہ کرنے کی نہ آپ میں اور نہ کسی اور میں طاقت ہے ہم اسی کی بارگاہ میں کہتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ ہم بیکسوں اور بے طاقتوں کا صرف وہی سہارا ہے اور ہمارا توکل اسی پر ہے۔ ربّ لا ملجأ ولا منجا منك الا اليك

(۳)

اب ہم ایک بات اپنے کمزور اور مظلوم احمدی بھائیوں اور بہنوں سے بھی عرض کرنا چاہتے ہیں۔ بھائیو! آپ نے مندرجہ بالا اقتباسات سے اندازہ کر لیا ہوگا کہ مخالف قوتیں کیا ارادے رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے مواقع کے متعلق پہلے سے ہی یہ ہدایت دے چکا ہے فرمایا:۔
"لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ" (آل عمران ۔ ع ۱۹)
ترجمہ: "تم ضرور آزمائے جاؤ گے اپنے مالوں اور جانوں کے بارے میں اور تم لوگ اپنے سے پہلے کے اہل کتاب اور مشرکوں سے ضرور سخت ایذاء دہ گندہ دہانی سنو گے اگر تم صبر کرو گے اور تقویٰ پر قائم رہو گے تو یقیناً یہ طریق اولوالعزمی میں داخل ہے"

یہ ارشادِ ربانی ہم سب کے لئے ہمیشہ کے لئے مشعلِ راہ ہے ہم نے بہرحال اس پر عمل کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ:-

"وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیت صفحہ ۱۲)

حضور نے نظم میں بھی ارشاد فرمایا ہے:-

اے مرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو	وہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشکِ تتار
گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو	کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی	چھوڑ دو ان کو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار
دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو	شدتِ گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار" (درثمین)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ!

اہلِ کشمیر کا غصب کردہ حق اور خدائی تقدیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے خطبہ جمعہ ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء میں "اندرا عبداللہ سمجھوتہ" کے سلسلہ میں کشمیری و پاکستانی باشندوں کے احتجاج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"آج پوری قوم متحد ہو کر اس عظیم ناانصافی اور صریح ظلم کے خلاف جو احتجاج کر رہی ہے وہ فی الحقیقت انسانی ضمیر کا احتجاج ہے"

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے اقوامِ متحدہ کے فیصلوں پر عمل کرانے کیلئے اقوامِ متحدہ کی چار بڑی طاقتوں کو توجہ دلائی۔ اور بھارت کو اہلِ کشمیر کے حق خود ارادی کو مسلسل غصب کرتے چلے جانے کے بُرے انجام سے آگاہ کیا۔ پھر اہلِ پاکستان کو توجہ دلائی کہ:-

"اس احتجاج کے ساتھ ساتھ پہلو بہ پہلو قادر و توانا خدا کے حضور بھی عاجزی کرنی چاہئیں کہ وہ اپنے فضل سے ایسے حالات پیدا فرما دے کہ اقوامِ عالم کا اور دنیا کا سویا ہوا انسانی ضمیر بیدار ہو جائے اور ظلم کا مداوا ہو جانے سے اہلِ کشمیر کو ان کے بنیادی حقوق مل جائیں۔"

خطبہ کے آخر میں حضور نے اعلان فرمایا:-

"اگر انسانی تدبیر ناکام ہو جاتی ہے تو پھر خدائی تقدیر حرکت میں آئے گی اور اہلِ کشمیر کو ان کا حق دلا کے رہے گی۔"

خاص مضمون

حضرت مولوی عبداللہ الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے

کشوف و الہامات

مختصر حالاتِ زندگی

حضرت مولوی عبداللہ الغزنوی ؒ ہمارے ملک کے ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ اُن کی مطبوعہ سوانح عمری مؤلفہ مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی و مولوی غلام رسول آف قلعہ۔ اس وقت ہمارے سامنے ہے اس کا ہم نے بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔ یہ کتاب حضرت مولوی عبداللہ الغزنوی مرحوم کے مجموعہ مکتوبات سمیت کل ۱۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب رفاہ عام سٹیم پریس لاہور میں طبع ہوئی تھی۔

حضرت مولوی عبداللہ غزنوی مرحوم کا "اصلی نام مبارک محمد اعظم ہے مگر آپ نے اپنا عبداللہ نام رکھ لیا اس لئے کہ اس نام میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور بندے کی عبودیت کا اظہار اور فروتنی کا اقرار ہے۔" (سوانح عمری صفحہ ۱)

حضرت مولوی صاحب موصوف سنہ ۱۲۳۰ ہجری میں بہادر خیل کے قلعہ میں جو شہر غزنی کے ضلع میں واقع ہے پیدا ہوئے۔ علوم دینیہ حاصل کرنے کے لئے آپ نے مختلف بلاد و امصار کا سفر کیا۔ جب آپ نے شریعت اسلامیہ کی اشاعت کا بیڑہ اٹھایا تو علماء ظاہر اور حکمرانوں کی طرف سے آپ کی سخت مخالفت ہوئی۔ جملہ واقعات اس سوانح عمری میں درج ہیں۔ آپ چونکہ ایک عالم ربانی تھے اس لئے آپ نے فرمایا:۔

"یہ مصیبتیں کیا ہیں جو مجھ پر آتی ہیں۔ میں تو اپنے مالک سے یہی چاہتا ہوں کہ اس راہ میں پارہ پارہ ہو جاؤں۔" (صفحہ ۱۸)

آخری عمر میں حضرت مولوی عبداللہ غزنوی ؒ نے امرتسر میں اقامت اختیار کی اور ربیع الاول ۱۲۹۸ سنہ ہجری میں آپ فوت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا مرقد شہر امرتسر کے متصل دروازہ سلطان ونڈ کے باہر عبدالصمد کشمیری کے تالاب کے کنارے پر ہے۔ امرتسر کا مشہور غزنوی خاندان آپ کی ہی نسل سے ہے۔

حضرت مولوی صاحب کے الہام و خوابوں کی تعداد

حضرت مولوی عبداللہ غزنوی ؒ ایک روحانی عالم اور صاحب کشف و الہام بزرگ تھے۔ مؤلف سوانح عمری لکھتے ہیں کہ:۔

"جو الہام اور خوابیں آپ کو کتاب اور سنت پر ثابت رہنے اور خلق اللہ کو کتاب و سنت کی

طرف بلانے اور تقویٰ اور توکّل اور صبر اور خشیت
اور زہد اور قناعت و ترک ماسوی اللہ اور انابت
اور آپ کے مقامِ امامت میں پہنچنے اور آپ کی حفظ
اور نصر اور مغفرت کے وعدہ پر ہوتی ہیں۔ وہ
سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہنچتی ہیں۔ ان کے
جمع کے لئے ایک بڑی کتاب چاہیئے" (صفحہ ۲)

الہامات وکشوف کی تفصیل

اب ہم ذیل میں سوانحعمری اور مجموعہ مکتوبات سے حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے الہامات وکشوف درج کرتے ہیں :۔

(۱) حضرت مولوی صاحب موصوفؒ اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ :۔

"از شامتِ اعمال کسے از انصار نیافتم در اشاعت
قرآن عزیز باوجودیکہ سالہا شد کہ بزبان حال وقال
میگویم یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن
مھجوراً من انصاری الی اللہ و دعا کردم چوں
ایں غم و حزن غلبہ کرد۔ الہام شد۔ انت منی
وانا منک فلا تخف ولا تحزن۔ تو میرا
ہے اور میں تیرا ہوں پھر تو نہ ڈر اور نہ غم کھا۔" (صفحہ ۱۰۱)

کہ شامتِ اعمال تھی کہ مجھے اشاعت قرآن کے لئے کوئی مددگار نہ ملا حالانکہ سالہا سال تک میں حال وقال سے کہتا رہا کہ "اے رب میرے میری قوم نے ٹھہرایا ہے اس قرآن کو چھوڑا ہوا" اور دعا کرتا رہا کہ راہِ خدا میں میرے کون مددگار ہیں۔ جب یہ غم و حزن بہت بڑھ گیا تو مجھے الہام ہوا۔ "انت منی وانا منک فلا تخف ولا تحزن۔"

(۲) "بارہا ایں الہام شد۔ انت منی وانا منک
والحسین منک۔ تو میرا ہے اور میں تیرا ہوں اور
حسین تیرے ساتھ" (صفحہ ۱۰۰)

(۳) "باز الہام شد۔ خذ الحسین من یدہ و
قل لہ انت منی۔ حسینؓ کا ہاتھ پکڑ اس کو
کہہ کہ تو میرا ہے" (صفحہ ۱۰۰)

(۴) "باز الہام شد۔ قل للحسین اقرأ کتابی
علی عبادی ولا تنِ فانی معک حیث ما
کنت۔ کہہ حسینؒ کو۔ پڑھ میری کتاب میرے بندوں
پر اور سست نہ ہو کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں جہاں
تو ہووے۔" (سوانحعمری حصہ مکتوبات صفحہ ۱۰۰)

(۵) فرماتے ہیں :۔

"جب میں الہام کو نہ سمجھتا تھا اور توحید سے بخوبی
واقف نہ تھا ایک بار میں اپنے دادا محمد شریف کی
قبر کے پاس جو اس دیار میں مرجع اور مقبول انام ہے
گیا تو القاء ہوا لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ لیکن اس
وقت میں نے غلطی کی اور میں نے خیال کیا کہ یہ ورد
مجھ کو وظیفہ کرنے کے لئے سکھایا گیا ہے اب میں
نے جان لیا کہ وہ اللہ کی طرف سے الہام تھا کہ
میرے سوا دوسرے کی طرف رجوع کرنا۔ عبادت اور
استعانت میں شرک ہے" (سوانحعمری صفحہ ۳)

(۶) "آپ حیران ہوتے کہ اس ولایت میں کتاب و سنت
کے علم کا نام نشان تک نہیں ہے اور نہ کتاب و
سنت کا اسباب موجود ہے کس طرح مجھ سے یہ
امر انجام پذیر ہوگا جب یہ خیال کرتے تو غیب سے
تاکید آیت سَنُیَسِّرُکَ لِلْیُسْرٰی کا

مضمون الہام ہوتا ناچار سنت کی تابعداری اور
شرک اور رسموں اور بدعتوں کا ترک کرنا اختیار کیا"
(سوانحعمری صفحہ ۵)

(۷) "ایک صالح بزرگ مولوی عبدالرحمٰن بن شیخ حضرت مولوی عبداللہ
صاحب غزنویؒ کی صحبت بابرکت سے فیض حاصل کرنے ملک پنجاب
سے غزنی گئے۔
وہ راستے میں انھوں نے مخالفوں سے کچھ کلمات
آنجناب کی نسبت سُنے تو حیران ہوئے اسی رات
کو یہ الہام ہوا فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ۔
سو قسم ہے رب آسمان اور زمین کے کی یہ بات تحقیق
ہے جیسے کہ تم بولتے ہو۔ دوسری بار یہ الہام ہوا۔
وَإِنَّهُ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ
تحقیق یہ ہمارے پاس ہے چُنے نیک لوگوں میں
تیسری بار یہ الہام ہوا إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ
أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وہ کیا ہے ایک بندہ ہے
جس پر ہم نے فضل کیا۔" (سوانحعمری صفحہ ۱۱)

(۸) امیر افغانستان نے علماء کے کہنے پر حضرت مولوی عبداللہ
صاحب غزنویؒ کو ملک سے نکل جانے کا حکم دیا۔ سوانحعمری میں لکھا ہے کہ
"آپ حیران ہوئے کہ اب کس طرف جاؤں؟ اور
کوئی جگہ بھی نہ دیکھی جنگل کی کسی غار میں اکیلے
جاکر چھپ گئے اور کچھ مدت پوشیدہ رہے ان دنوں
میں یہ الہام ہوا۔ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ
الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
پھر کٹ گئی جڑھ ان ظالموں کی اور تعریف ہے
واسطے اللہ کے جو رب ہے سارے جہانوں کا اور
یہ شعر بھی الہام ہوا ؎

اے مدعی بپیچ کہ سرت پیچ میشوی
من سبزہ دمیدہ ز لبستانِ کیستم

انہیں دنوں میں اس کی سلطنت الٹ پلٹ ہو گئی
اور اس کا اقبال ادبار کے ساتھ بدل گیا۔"
(سوانح عمری۔ صفحہ ۱۷)

(۹) "بارہا مجھ کو الہام ہوا ہے۔ يَا عَبْدِي هَذَا
كِتَابِي وَهَذَا عِبَادِي فَاقْرَءْ كِتَابِي عَلَى
عِبَادِي۔ یعنی اے میرے بندے یہ میری کتاب ہے
اور یہ میرے بندے ہیں پس پڑھ میری کتاب میرے
بندوں پر۔" (سوانحعمری صفحہ ۱۷)

(۱۰) "اور یہ بھی الہام ہوتا ہے۔ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ
أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ
الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ
اور کبھی تو چلا ان کی خواہشوں پر بعد اس علم کے جو
تجھ کو پہنچا ہے تو تیرا کوئی نہیں واسطے اللہ کے
عذاب سے حمایت کرنے والا نہ مددگار۔" (صفحہ ۱۷)

(۱۱) "اس واقعہ عظیمہ (کابل میں زدوکوب کئے جانے)
کے بعد آپ کو یہ الہام ہوا وَجَزَاهُمْ بِمَا
صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا اور بدلہ دیا ان کو
اس پر کہ انہوں نے صبر کیا۔ بہشت اور کپڑے ریشمی"
(سوانحعمری صفحہ ۲۱)

(۱۲) "آپ کو کئی بار یہ الہام ہوا۔ فَقُطِعَ دَابِرُ
الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

العالمین" (سوانح عمری صفحہ ۲۱)

(۱۳) "اسی طرح یہ القاء ہوا۔ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ۔ ہم گنہگاروں سے بدلہ لینے والے ہیں" (سوانح عمری صفحہ ۲۳)

(۱۴) "تفسیر الحاق علی الکشاف کے باب میں تقدیر و مشیت و قدر سائے کے مسئلہ میں مجھے یہ الہام ہوا ہے مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ" (صفحہ ۲۷)

(۱۵) "ان دنوں میں شیخ عبد القادر جیلانی کی محبت افراط کی حد کو پہنچی ہوئی تھی ان دنوں میں الہام ہوا کہ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پھر درود پڑھنے کے ساتھ میری مجلس معطر ہو جاتی۔" (صفحہ ۲۹)

(۱۶) "فرماتے تھے کہ فجر کی نماز کے بعد میں نے **رب العالمین** کو خواب میں دیکھا کہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت اور اس کے بہت درد کرنے کے ساتھ ارشاد فرماتے ہیں اور اس سورۃ کی فضیلت میں جس قدر حدیثیں ہیں ان سب کو لکھ کر میرے سامنے رکھ دیا اور یہ واقعہ ملک سوات کا ہے۔" (ایضاً۔ صفحہ ۳۹)

(۱۷) "سکندر پور کے باغ میں جو ہزارہ کے علاقہ میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فجر کی نماز کے بعد یہ (الہام) ہوا کہ ایمان کی لذت حاصل نہیں ہوتی جب تک ظالموں کی طرف مائل ہونے سے پرہیز نہ کیا جاوے یعنی اس آیت کریمہ کا مضمون الہام ہوا۔ وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ" (ایضاً۔ صفحہ ۳۹)

(۱۸) "فرماتے ہیں کہ الہام ہوا فَاِذَا قَرَأْنَاہُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَہٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ یعنی جو کچھ الہام ہوا اس کے لفظ یاد رکھو اور اس کا بیان کرنا اور تفسیر کرنا ہمارا ذمہ ہے" (صفحہ ۳۹)

(۱۹) "فرماتے تھے الہام ہوا وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ الآیۃ۔" (صفحہ ۴۰)

(۲۰) "یہ بھی الہام ہوا کہ ہمیشہ بدل خود عطا کردہ باش میادا کدورتے از ماسوی بنشیند۔ یعنی ہمیشہ اپنے دل میں جھانکتے رہو ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کدورت بیٹھ جائے" (ایضاً صفحہ ۴۰)

(۲۱) "شہر دہلی میں یہ الہام ہوا۔ وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ زَھْرَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا" (صفحہ ۴۰)

(۲۲) "باغ سکندریہ میں یہ الہام ہوا۔ قُلْ لِاَزْوَاجِکَ وَاَوْلَادِکَ وَاَتْبَاعِکَ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ" (سوانح عمری صفحہ ۴۰)

(۲۳) "اس کے آخر میں یہ الہام ہوا۔ اَنَا جَلِیْسُکَ وَاَنِیْسُکَ فَلَا تَحْزَنْ" (ایضاً صفحہ ۴۰)

(۲۴) "یہ بھی الہام ہوا۔ وَلَا تَنْسَ مَا اُوْدِعَتْ فِیْ قَلْبِکَ فَاِنَّ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔ یعنی جو تدبر اور تفکر قرآن کا تیرے دل میں ہم نے ڈال دیا ہے اس کو مت بھول کیونکہ مومن کا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے۔" (ایضاً صفحہ ۴۰)

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

میرا دین

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے قلم سے

میں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اور اس کی تمام صفات پر صدق دل سے محکم اور پختہ یقین رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب، **نقص، کمی، خامی، سستی اور غفلت سے منزّہ اور پاک ہے۔** اور تمام صفات حسنہ سے بدرجہ اتم متصف ہے جس سے بڑھ کر قیاس کرنا تو صرف تصوّر میں نہیں آسکتا بلکہ ان پر پورے طور پر احاطہ کرنا بھی انسانی ذہن اور وہم و گمان سے بالاتر ہے۔

میں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے تمام رسولوں پر پختہ یقین رکھتا ہوں اور میرا ایمان ہے کہ تمام خیر و شر کا اندازہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ یہاں تک کہ کوئی پتہ بھی بجز اس کے اذن کے ہل نہیں سکتا۔

میں ایمان رکھتا ہوں کہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا تمام انتظام اور انصرام فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کو قانون کا پابند کرکے انسان کی خدمت پر لگایا ہوا ہے جس سے یہ مراد ہے کہ قانونِ قدرت کا مطالعہ کرکے انسان کائنات کے ہر حصہ سے بیش از بیش فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا علم تمام کائنات کی کل تفاصیل پر حاوی ہے۔ کوئی شے اس کے علم سے باہر نہیں۔ وقت اور زمانہ اللہ تعالیٰ **کی مخلوق ہیں۔** اللہ تعالیٰ کے علم سے باہر کوئی شے نہیں۔ باوجود اس کے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے ماتحت انسان کو خیر و شر میں انتخاب کا اختیار دیا ہے اور انسان **اس اختیار کو استعمال میں لاکر** اللہ تعالیٰ کے قرب کے اعلیٰ مدارج (اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کردہ توفیق سے) حاصل کرسکتا ہے۔

آفرینش کا مقصد

اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسنِ تقویم میں پیدا کیا ہے اور اُسے اپنی زندگی کے مقصد کے حصول کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ قوتیں اور استعدادیں عطا فرمائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان اور کائنات کو ایک مقصد کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ انسان کی آفرینش کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے تئیں اپنے ظرف کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے اُسے مناسب اور موزوں استعدادیں اور قوتیں عطا فرمائی ہیں۔ اور کائنات کو قانون کا پابند کرکے اس کی خدمت پر لگایا ہے اور انبیاء اور مرسلین کے ذریعے

زندگی کے ہر پہلو کے مناسب ہدایت کا چشمہ جاری فرمایا ہے۔

حضورؐ کی بعثت سے پہلے

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے جس قدر انبیاء مبعوث ہوئے۔ ان کے ذریعے بھی ہر کئی شریعتوں اور ہدایتوں کا تعلق **مختص القوم اور مختص الزمان** تھا سے تھا۔ ان میں وہ تعلیمیں بھی تھیں جو ابدی صداقتوں پر مشتمل تھیں مثلاً ہستی **باری تعالیٰ۔ توحید الٰہی۔ حقیقت نبوت و رسالت غلبہ حق** اور ہر انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کے **قرب کے حصول کا امکان** وغیرہ۔ لیکن ایسی تعلیمات اور احکام بھی تھے جو اس قوم اور اُس زمانے ہی کے لئے مختص تھے جن کی طرف پہلے انبیاء مبعوث کئے جاتے رہے جب اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ وقت قریب آیا کہ بنی نوع انسان ایک قوم بننے والے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال رحمت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپؐ کے ذریعے وہ تعلیم نازل فرمائی اور بنی نوع انسان کو وہ ہدایت میسّر فرمائی جو تمام انسانوں کے لئے **اور تمام زمانوں کے لئے کامل** اور اکمل تھی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انسانوں کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا۔

تمام صداقتوں پر حاوی

قرآن کریم تمام صداقتوں پر حاوی ہے جیسا کہ پہلے بھی بیان کی گئی تھیں۔ البتہ قرآن کریم میں وہ تعلیمات چھوڑ دی گئی ہیں جو محض وقتی یا قومی تھیں اور آئندہ ان کی ضرورت باقی نہیں رہی جو ابدی صداقتیں تھیں مگر زمانہ کے دور میں مسخ ہو گئی تھیں یا فراموش کر دی گئی تھیں ان کو قرآن کریم نے پھر زندہ کر دیا ہے۔ اور آئندہ جن حکمتوں اور جن معارف کی انسان کو ضرورت تھی وہ قرآن کریم میں مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ اس طور پر قرآن کریم تمام صداقتوں کا جامع ٹھہرتا ہے۔

قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم میں کسی قسم کی **خامی یا کمی نہیں** اور قرآن کریم کی کوئی ہدایت کوئی حکم (امر ہو یا نہی) زائد یا بے ضرورت نہیں۔

محکم اور پختہ یقین

قرآن کریم کی آیت کریمہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط (سورۃ مائدہ آیت ۴) پر میرا محکم اور پختہ یقین ہے۔ قرآن کریم میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونہ میں ہر نوع کی تمام وہ ہدایت موجود ہے جس کی بنی نوع انسان کے کسی حصے کو کسی وقت بھی ضرورت پیش آسکتی ہے لیکن یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے بھی انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کے ساتھ ایسا ہوا۔ اور قرآن کریم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق امت مسلمہ میں بھی ہوا کہ امت مسلمہ نے قرآن کریم کی ہدایت کی روح سے غفلت برتنا شروع کی۔ حتیٰ کہ وہ کیفیت ہو گئی جس کو قرآن کریم میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:-

"وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی
اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا ؕ"

(سورۃ فرقان آیت ۳۱)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق احیاء اسلام

کے لئے مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ماتحت ہوئی آپ کی بعثت کی غرض اسلام کا زندہ کرنا اور اسے سب ادیان پر غالب کرنا تھی۔

رسولِ اکرمؐ خاتم النبیین ہیں

میں پختہ ایمان رکھتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ابتدائے آفرینش ہی سے خاتم النبیین ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم کی آیت کریمہ:-

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ
رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ
خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيْمًا ط" (سورۃ احزاب آیت ۴۱)

میں مذکور ہے۔ اس حقیقت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں مختلف پہلوؤں سے واضح فرمایا ہے مثلاً فرمایا:-

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

پھر فرمایا:-

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

یعنی ایک تو ان نبیت اور نبوت کے تمام کمالات اعلیٰ سے اعلیٰ اور اتم سے اتم درجے پر حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذاتِ بابرکات میں مجتمع تھے اور دوسرے یہ کہ

حضورؐ کی بعثت سے ہر نبوت اور
ہر نبی ختم ہو گیا ہے۔

کسی قدر مختصر تشریح

اس حقیقت کی کسی قدر مختصر تشریح یہ بھی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی بعثت سے قبل تمام الٰہی شریعتیں اور ہدایتیں اور تمام نبوتیں اپنے اپنے حلقے میں زندہ اور جاری تھیں اور ہر قوم اپنے نبی کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی مکلف تھی۔ مثلاً یہودی اور عیسائی حضرت موسیٰؑ کی تعلیم پر اور ان انبیاء کی تعلیم پر جو پے در پے حضرت موسیٰؑ کے بعد مبعوث ہوتے رہے عمل کرنے کے مکلف تھے اسی طرح زرتشت نبیؑ کی قوم جس کی طرف وہ مبعوث کئے گئے تھے ژنداوستا کی تعلیم پر عمل کرنے کی مکلف تھی۔ حضرت موسیٰؑ کی بعثت سے زرتشتؑ کی شریعت اور ان کے احکام منسوخ نہیں ہوئے۔ نہ زرتشتؑ کی نبوت کا اجرا ختم ہوا اور یہی صورت باقی سب صاحب شریعت انبیاء کے متعلق تھی جو مختلف زمانوں میں اور مختلف اقوام میں مبعوث ہوتے رہے ان کی امتیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی بعثت تک اپنی اپنی شریعت اور اپنے اپنے انبیاء کے احکام اور ہدایات پر عمل کرنے کی مکلف تھیں اور ان سب انبیاء کی نبوتیں بھی جاری تھیں۔

ایک روحانی نظام

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی بعثت کے ساتھ حضرت موسیٰؑ کی، زرتشتؑ کی، کنفیوشس کی، بدھ کی، کرشن کی۔ غرض تمام صاحبانِ شریعت اور تابع شریعت انبیاء کی نبوتیں ختم ہو گئیں۔ اور تمام بنی نوع انسان پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور حضورؐ کی لائی ہوئی شریعت پر اور

حضورؐ کی ہدایات پر عمل کرنا **لازم ہو گیا**۔ وہ سب شریعتیں اور نبوتیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت تک زندہ اور جاری تھیں لیکن **حضورؐ کی بعثت پر منسوخ اور ختم ہو گئیں** اور زندہ رہنے کے لئے صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت اور ہدایات جاری رہیں۔ اس شریعت میں اور ان ہدایات میں تو ایک شعشہ کی زیادتی کی گنجائش نہ رہی۔ مرور زمانہ سے خواہ حیات انسانی کو [illegible] قدر ہی کیوں پیچیدہ ہو جائے قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نمونہ سے ہر قسم کی ہدایت (جس کی کسی وقت **بھی ضرورت پیش آئے**) میسر آتی رہے گی۔ لیکن یہ ضروری تھا کہ جب الٰہی نور کے ذریعہ قرآن کریم میں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونہ سے ضروری اور مناسب ہدایت حاصل کرنے میں دقت پیش آئے تو **ایک روحانی نظام** کے ذریعہ وہ ہدایات [illegible] **کا انتظام ہے**۔

ایک مصلح کا ظہور

قرآن کریم کی آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (سورۃ جمعہ آیت ۴) کی تفسیر کے مطابق ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا تھا جس میں اللہ تعالیٰ [illegible] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] امت مسلمہ میں ایک مصلح کا ظہور مقدر تھا [illegible] کامل طور پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روحانی عکس ہو [illegible] اسی وجہ سے اس کا نام **مسیح اور مہدی** بھی فرمایا گیا ہے۔ اس [illegible]

[illegible]

ظہور ہونا تھا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں اس مسیح کا ذکر فرمایا ہے اس کے ساتھ بار بار **"نبی اللہ"** کا لقب بھی شامل ہے۔ **ایسے نبی کا امت مسلمہ میں ظہور ختم نبوت کی مہر کو توڑنے والا نہیں**۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان نبوت کے جاری رہنے کا مظہر ہے۔

حضورؐ کے دین کی شوکت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام تعلیم، آپ کی تمام ہدایات، آپ کی تمام جدوجہد، آپ کی ساری سعی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور حضورؐ کے دین کے باغ کی سرسبزی و شادابی اور اس کی شوکت ہی کے لئے وقف تھی۔ آپ کی ساری تعلیم میں کہیں دور کا (خفیف سے خفیف) اشارہ بھی ایسا نہیں پایا جاتا جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے انحراف کا یا اس پاک شریعت میں کسی قسم کی زیادتی کا شبہ ہو سکے۔ آپ نے فرمایا: ؎

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

آپ کا بار بار [illegible] اعلان ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو عطا کیا گیا **وہ محض اور صرف رسول اکرم** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل فرمانبرداری اور حضورؐ کے ساتھ **کامل عشق ہی کے طفیل ہے۔ مثلاً آپ نے فرمایا: ؎**

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں ندائے جمالِ محمدؐ است
ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدیؐ است
وایں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرہ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

مسیح موعودؑ کی متابعت کا نتیجہ

حقیقت یہ ہے اور میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اور اس کو گواہ رکھ کر پورے یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھ جیسے عاجز، نابکار، گنہگار، غافل انسان کو جو محبت اور جو عشق (اور میں جانتا ہوں کہ یہ بھی "چھوٹا منہ اور بڑی بات" کی مثال ہے) رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہے وہ محض اور خالصۃً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متابعت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال ذرہ نوازی سے مجھے بخشا ہے۔ میں کسی طور ایک لحظہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتا کہ جس ذات کے ذریعہ میرے جیسے لاکھوں انسانوں کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کی عزت نصیب ہوئی وہ خود فدائے رسولؐ نہیں تھا اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجاتِ عالیہ میں کسی کمی یا تنقیص کا مجرم تھا۔

عاشقانہ فریفتگی کا والہانہ اظہار

آپؑ کے کلام (نثر اور نظم دونوں) میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجاتِ عالیہ کی ایسی ایسی تفاصیل اور تشریحات ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اس درجہ کی عاشقانہ فریفتگی کا والہانہ اظہار ہے جو کسی اور عاشقِ رسولؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام میں اس درجہ کے قریب بھی نہیں پہنچا۔ میں یہاں صرف ایک مثال کے بیان کرنے پر اکتفا کرتا ہوں ؎

شانِ احمدؐ را کہ داند جز خداوندِ کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم
گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال
چوں دلِ احمدؐ نمی بینم دگر عرشِ عظیم
در رہِ عشقِ محمدؐ ایں سر و جانم رود
ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزمِ صمیم

پاکستان پارلیمنٹ کا فیصلہ

یہ مختصر بیان میرے دین اور عقائد کا ہے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ نے قرار دیا ہے کہ یہ دین اور عقائد رکھتے ہوئے بھی پارلیمنٹ کے اراکین کی اکثریت کے نزدیک آئین اور قانون کی اغراض کے لئے "مسلمان" نہیں ہوں میں اس کا جواب یہی دے سکتا ہوں ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

پاکستان کی پارلیمنٹ کی اس قرارداد سے پہلے اور بعد اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور محبت کا دعویٰ کرنے والوں میں سے بعض نے جماعت احمدیہ کے اراکین کے ساتھ وہ سلوک روا رکھا جس کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دشمنوں سے بھی روا نہیں رکھا۔ اس کی تفصیل میں جانا ضروری نہیں کیونکہ اس کی تفصیل نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے اکثر ممالک میں مشتہر ہو چکی ہے اور ابھی ان کارروائیوں اور ایسی تحریکوں کا اختتام ہوتا نظر نہیں آتا

طرح طرح کے مطالبات حکومت سے کئے جا رہے ہیں جنہیں
دوہرانا میرا مقصود نہیں لیکن اُن کے متعلق میں اتنا ضرور واضح
کر دینا چاہتا ہوں کہ آئینِ پاکستان کے فقرہ نمبر ۲۰ کی رُو
سے مجھے اپنے دین کے اعلان، اس دین پر عامل ہونے، عامل
رہنے اور اس کی اشاعت و تبلیغ کا حق حاصل ہے اور جیسے میں
بیان کر چکا ہوں میرے دین کا خلاصہ یہ ہے۔ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

میرے دین کا نام پارلیمنٹ خواہ کچھ تجویز کرے میرا
حق ہے کہ میں اپنے دین کا (جس طور پر میں اس پر ایمان رکھتا
ہوں) آزادانہ اعلان کروں اور اس کی اشاعت کروں۔ چونکہ
میں قرآن کریم کے اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے پر محکم یقین
رکھتا ہوں۔ قرآن پاک کی تلاوت کرنا، اس کے علوم کی اشاعت
کرنا، اس کے احکام (اوامر و نواہی) اور اس کی ہدایت پر عمل کرنے کی
تلقین کرنا اور خود اس پر عامل ہونا اور عامل رہنا (جس قدر
اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے) میرے دین کا حصہ ہے۔ مجھے
اس سے روکا نہیں جا سکتا۔ میرے دین میں جو عبادات
مقرر ہیں ان کو اخلاص نیت سے ادا کرنا اور کرانا بھی میرے
دین کا جزو ہے۔ نمازوں کے لئے جہاں تک ہو سکے مسجدوں
میں حاضر رہنا۔ باجماعت نماز ادا کرنا۔ نماز کے تمام ارکان کو پورا
کرنا مثلاً اذان۔ اقامت، قیام، رکوع اور سجدہ وغیرہ یہ
سب میرے دین کا جزو ہیں۔ اسی طرح مساجد تعمیر کرنا اور مساجد
کی تعمیر میں حصہ لینا بھی میرے دین کا جزو ہے۔ اگر کوئی شخص ان میں
سے کسی کے متعلق مزاحم ہوتا ہے تو وہ آئین پاکستان کی
خلاف ورزی کرتا ہے۔ یہی صورت باقی سب ارکانِ اسلام اور
احکام (اوامر و نواہی) کی ہے جن تمام کی پابندی اور ان پر عمل میرا
جزوِ ایمان ہے اور ان کی حفاظت اور آزادی کا مجھے آئین کی رُو سے
پورا حق حاصل ہے۔

مجھے یقین ہے

اگر باوجود آئین کی واضح دفعات کے شرارت پسند عناصر
کی طرف سے ایسی کارروائیوں کا اعادہ ہو جن سے پاکستان بلکہ تمام
دنیا کے شرفاء (جن تک ان باتوں کا علم پہنچا ہے) اپنے دلوں میں
بیزاری محسوس کرتے ہیں تو بھی مجھے یقین ہے کہ جیسے جماعت احمدیہ
نے پچھلے سال کے آخری ماہ میں اپنے صبر و استقامت کا
ثبوت دیا ہے آئندہ پیش آمدہ حالات میں بھی وہ اپنا ویسا ہی
کردار قائم رکھیں گے۔

میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے کبھی اپنے دل میں
کسی انسان کے متعلق دشمنی، حقارت یا نفرت کے جذبات
محسوس نہیں کئے۔ اسے بھی میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم شمار کرتا
ہوں۔ یہی حالت اس وقت میرے دل کی ہے۔ میں اللہ
تعالیٰ کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ جب تک وہ مجھے مہلت دیتا
چلا جائے وہ اپنے فضل سے اس حالت کو بھی قائم رکھے۔ اگر ایسے
حالات پیدا ہو جائیں جن میں ہماری جانیں، عزتیں، آبروئیں
ہمارے اموال اور ہماری املاک خطرے میں پڑ جائیں تو میں یقین
رکھتا ہوں کہ ایسے امتحان میں جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی
ثابت قدمی کا ثبوت دیتی چلی جائے گی اور درپیش حالات سے
کسی قسم کی گھبراہٹ میں مبتلا نہیں ہو گی کیونکہ ہمیں جو تعلیم
دی جاتی ہے اس کا اندازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان
دو شعروں سے بخوبی ہو سکتا ہے: ؎

نے ترسم از مردن چنیں خوف از دل افگندیم

کہ ما مُردیم زاں روزے کہ دل از غیر بکشیدیم
دل بہ جاناں سپردیم و فدا کردیم جان و سر
اگر وقت جہاں خواہد بصد دل آرزو مندیم

ہر وقت تیار

جان اور مال، عزت اور آبرو، اولاد اور عزیز و دوست، اور متعلقین ۔ سب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں اور اسی کی امانت ہیں۔ مومن ان سب کو اسی کا سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب بھی ان امور میں سے کوئی یا سارے مطالبہ کرے تو مومن کی یہ شان نہیں کہ اس کی امانت کو ادا کرنے میں کسی قسم کا تامل کرے۔ اس نے خود ہی اس کی ادائیگی کے لئے ہر وقت تیار رہنے کا سبق پہلے سے حکم دے رکھا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ (سورۃ بقرہ آیت ۱۵۶-۱۵۷)

ایک مفید اور تازہ اقتباس

حضرت عیسیٰؑ اور رسولِ مقبولؐ کی وفات کا صحابہؓ کی طرف سے اعلان

ہفت روزہ المنبر لائلپور نے لکھا ہے:-

"بحرین:- بحرین میں ربیعہ ایک بہت بڑا قبیلہ تھا جس کی بہت سی شاخیں تھیں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہاں بھی ارتداد پھیلا۔ لوگوں نے کہنا شروع کیا اگر محمد خدا کے سچے رسول ہوتے تو انتقال نہ کرتے۔ قبیلہ ربیعہ کا ایک خاندان عبدالقیس تھا جس کے سردار حضرت جارود بن معلی تھے جو دربار رسالت میں حاضر ہو کر دین کی تعلیم حاصل کر گئے تھے۔ انہوں نے لوگوں کو جمع کر کے پوچھا کہ تم کو معلوم ہے کہ پچھلے زمانہ میں کئی خدا کے رسول تھے؟ سب نے کہا ہاں تھے۔ حضرت جارود نے پوچھا وہ کیا ہوگئے؟ سب نے کہا مر گئے۔ حضرت جارود نے کہا جس طرح خدا کے تمام رسول مر گئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی مر گئے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے رسول تھے۔ تم میں سے جو اسلام سے پھر گیا ہو وہ مسلمان ہو جائے اور جو اسلام پر قائم ہو وہ ثابت قدم رہے۔ حضرت جارود نے کچھ ایسی پرجوش اور موثر تقریر کی کہ ان کا تمام قبیلہ مسلمان ہو گیا لیکن بحرین کے دوسرے خاندان بدستور ارتداد پر قائم رہے۔"

(المنبر لائلپور ۱۹/۲۶ فروری ۱۹۷۵ء)

مبشرینِ اسلام سے خطاب

محترم جناب چودھری شبیر احمد صاحب واقفِ زندگی

یہ دعائیہ نظم میں نے برادرم عزیزم عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے کی اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے بیرونِ پاکستان روانگی کے موقع پر کہی ہے (شبیر احمد)

(۱)

فلک کی آنکھ نے دیکھی زمیں کی تشنہ لبی
برنگِ ابرِ کرم چھا گیا وہ ظلِ نبیؐ
کہ جس نے خشک زمیں کو بہارِ نو بخشی
اُسی بہار کی تم دے رہے ہو خوشخبری
خوشا نصیب اے خدامِ دینِ مصطفویؐ

(۲)

جہاں میں خلق ہے خالق سے بچھڑ کے بیچارہ
بھٹک رہی ہے وہ ظلمت میں سر بسر بیچارہ
تمہاری ذات شبِ غم کی ہے سحر پارہ
تمہارے سر پہ ہے مہرِ خلافتِ ابدی
خوشا نصیب اے خدامِ دینِ مصطفویؐ

(۳)

گواہی دے گی ہمیشہ زمینِ افریقہ
طلسم تم نے ہی توڑا ہے اہلِ مغرب کا
صلیبیوں کے تفوّق کا تھا جنہیں دعویٰ
بجھے تمہارے ہی دم سے شرارِ بولہبی
خوشا نصیب اے خدامِ دینِ مصطفویؐ

(۴)

بفیضِ ساقیٔ کوثر تمہارے پیمانے،
ہر ایک بزم میں ہیں آج جانے پہچانے
تمہارے دم سے ہیں آباد سارے میخانے
تمہارا نام ہے ہر جام پر بخطِ جلی
خوشا نصیب اے خدامِ دینِ مصطفویؐ

(۵)

بلادِ شرق میں خود ساختہ خدا کی زمیں
تمہارے دم سے ہی آ گئی حق کے زیرِ نگیں
خوشا نصیب اے راشد کہ جا رہے ہو وہیں
دکھاؤ تم انہیں نورِ صداقتِ ازلی
خوشا نصیب اے خدامِ دینِ مصطفویؐ

(۶)

قدم قدم پہ خدا تم کو کامیاب کرے!
مخالفوں کو تمہارے وہ لاجواب کرے!
تمہارے فیض کو ہمدوشِ آفتاب کرے!
تمہارا آسرا ہے آقائے مکّی و مدنیؐ
خوشا نصیب اے خدامِ دینِ مصطفویؐ

سورۃ الانعام ع ۱۸

البیان

قرآن مجید کا سلیس اردو ترجمہ مختصر حواشی کے ساتھ

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ

اے رسول! تو کہہ دے کہ میں اس کلام الٰہی میں جو مجھ پر وحی کیا گیا ہے۔ کسی کھانے والے پر

يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ

ان چیزوں میں جو وہ کھاتا ہے کوئی چیز حرام نہیں پاتا۔ سوائے اس کے جو مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو

لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ

یا سؤر کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے یا وہ جانور جو نافرمانی سے ذبح کرتے ہوئے ذبح کرتے وقت اللہ کے غیر کا نام

بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ

لیا گیا ہو۔ ہاں جو شخص ان (اشیاء) کے کھانے کے لئے بالکل لاچار ہو جائے درآنحالیکہ نہ تو اس کا خواہشمند ہو اور نہ حد سے تجاوز

تفسیر:- اس رکوع میں چھ آیات ہیں پہلی آیت میں کھانے کی محرمات کی اصولی اقسام بیان ہوئی ہیں۔ انسان کے لئے مقصد کو پانے کے لحاظ سے اس کی جسمانی زندگی بھی ضروری ہے اس کی دماغی زندگی بھی لازمی ہے۔ اس کی اخلاقی زندگی بھی لازمی ہے اور اس کی روحانی زندگی بھی ایک بنیادی چیز ہے۔ ان چار قسم کی زندگیوں کو تباہ کرنے والی چار قسم کی محرمات ہیں۔ مردار جسمانی زندگی کے لئے تباہ کن ہے۔ بہتا ہوا خون۔ دماغی قوتوں کو مفلوج کرنے والا ہے اور سؤر کا گوشت اخلاقی زندگی کے لئے سخت مضر ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسے خاص طور پر رجس اور ناپاک ٹھہرایا ہے۔ روحانی قوتوں

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ

کرنے والا ہو تو تیرا رب بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ان لوگوں پر جو یہودی ہوئے ہم نے ناخنوں سے شکار کرنے والا

ذِي ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ

ہر جانور حرام کر دیا تھا نیز ہم نے ان پر گائے اور بھیڑ بکری کی وہ چربی بھی حرام ٹھہرا دی جو ان کی پیٹھوں یا انتڑیوں

شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا

پر چڑھی ہوتی تھی یا ان جانوروں کی ہڈیوں کے ساتھ ملی ہوتی تھی ہم نے ان کو ان کی

أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِبَغْيِهِمْ ۖ

سرکشی کی سزا کے طور پر یہ بدلہ دیا تھا۔ اور ہم ضرور

وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ○ فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ

سچ بیان کرنے والے ہیں اے رسول! اگر یہ لوگ تیری تکذیب کریں تو انہیں کہہ دے

ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ

کہ تمہارا رب بڑی وسیع رحمتوں والا ہے اور اس کا عذاب مجرم لوگوں سے ہٹایا

کے لئے یہ امر ہلاکت کا باعث ہے کہ انسان ایسے ذبیحہ کو کھائے جس کو خدا کے غیر کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

اگر غور کیا جائے تو یہ چاروں چیزیں دراصل چار اقسام ہیں۔ باقی جو جو چیزیں ان میں سے کسی قسم میں آئے گی۔ اس پر بھی یہی حکم لگے گا۔

اس آیت کے آخر میں ایسے شخص کا حکم بیان ہوا ہے جو ان حرمات میں سے کسی کے کھانے پر مضطر ہو جائے یعنی اس کی ایسی کیفیت ہو کہ اسے رمق حیات کو بچانے کے لئے کوئی اور چیز میسر نہ ہو سوائے ان اشیاء کے۔ اللہ تعالیٰ نے جان بچانے کے لئے ان اشیاء میں سے اس قدر کھا لینے کی اجازت فرمائی ہے جس سے اس کی جان بچ جائے۔ اس کے ساتھ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ کی شرط لگا دی گئی ہے یعنی اس کا قصد صرف حرام چیز کو کھانا شوق سے نہ ہو اور نہ وہ اکل ضرورت سے زیادہ استعمال کرے اس کے بعد فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ کہہ کر ارشاد فرمایا ہے کہ

الْمُجْرِمِينَ ○ سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ

نہیں جا سکتا۔ عنقریب مشرک لوگ کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا۔ تو ہم

اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ

اور ہمارے باپ دادا کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتے

شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی۔

حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ

یہاں تک کہ انھوں نے ہمارا عذاب چکھ لیا اے رسولؐ! تو ان سے پوچھ کہ کیا تمہارے پاس اپنے دعویٰ

فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ

پر کوئی علمی دلیل ہے۔ جسے تم ہمارے سامنے پیش کر سکو؟ اے لوگو تم تو محض وہم و گمان کی پیروی کرتے

أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ○ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ

ہو اور تم صرف اٹکل پچو باتیں کرتے ہو۔ کہہ دے کہ موثر اور دل میں اتر جانے والی دلیل صرف اللہ کی ہے

اپنے قصوروں کی کثرت سے استغفار کرنا چاہیے کہ وہ الٰہی عذاب میں نہ پڑیں

دوسری آیت میں یہودیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ان پر بعض چیزیں ان کی بغاوت اور سرکشی کے نتیجہ میں حرام کر دی گئی تھیں اس سے پس یہ درست نہیں کہ جو چیز یہود پر حرام تھی وہ مسلمانوں پر بھی ضرور حرام ہونی چاہیئے۔

تیسری آیت میں تکذیب کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت واسعہ کی طرف توجہ دلا کر تکذیب سے باز آنے کی تلقین کی گئی ہے نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر تم تکذیب اور ظلم کے طریق سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب کے مستحق قرار پاؤ گے

چوتھی آیت کا مضمون یہ ہے کہ مشرک دلائل کی رو سے لاجواب ہو کر یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ اگر خدا کی مرضی نہ ہوتی تو ہم یا ہمارے باپ دادے کس طرح شرک کر سکتے تھے یا ایسا ہی ہم نے جن چیزوں کو حرام قرار دے رکھا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا

فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ قُلْ هَلُمَّ

وہ اگر چاہتا تو سب کو ہدایت دے دیتا　　اے رسول! ان سے کہہ کہ تم

شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ

اپنے وہ گواہ لاؤ جو یہ شہادت دیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس اس چیز کو حرام قرار دیا ہے

فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ

اگر وہ (یہ فرضی جھوٹی) گواہی دے بھی دیں تو تو بہرحال ان کے ساتھ گواہی مت دے۔ اور ان لوگوں کی خواہشات

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

کی پیروی نہ کر جو ہماری آیات کو جھٹلا چکے ہیں　اور وہ　آخرت پر ایمان نہیں رکھتے　اور

۱۸ ع ۶ ۵ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝

اپنے رب کے برابر دوسری چیزوں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔

ہے کہ پہلے تمام انبیاء کی اس قوم کی بے بنیاد دلیل کا ذکر تھا کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے۔ اگر یہ بات درست ہوتی تو دو نبیوں کے مقابلہ پر ایک کی طرف
سے دوسری چیز پیش کی جاتی [illegible] کوئی دلیل ہو تو پیش کرو۔ اگر ایسی دلیل
تمہارے پاس نہیں ہے [illegible] پھر اس آیت میں اعلان کیا گیا ہے کہ نہیں
کے حق میں [illegible] مردوں کو زندہ کرتا
کے لئے [illegible] اللہ والی کیوں
نہیں [illegible] ایمان لاتے یا ایمان نہ لانے کا اختیار دے رکھا ہے
اگر وہ جبر کرتا تو سب لوگ ایمان لانے پر مجبور ہوتے [illegible] آیت میں مشرکین اور منکرین کو چیلنج کیا گیا ہے کہ تم
اپنے گواہ پیش کرو کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں فلاں چیز کو حرام قرار دیا ہے [illegible] پھر مزید اتمام حجت کیلئے اتمام حجت کے طور پر
فرمایا کہ اگر کوئی ایسے گواہ پیش ہو بھی جائیں [illegible] آیات الٰہیہ کے مکذب ہیں۔ آخرت
کے منکر [illegible]

تحریکِ جدید

نتیجۂ فکر:
جناب عبدالمنان ناہید

(۱)

یہ مری وادیٔ گلریز جہاں — قافلے آ کے ٹھہر جاتے ہیں
کتنی انجان رہوں کے راہی — مجھ سے مانوس نظر آتے ہیں
تیرہ و تار شبوں کے مارے — یہیں توفیقِ سحر پاتے ہیں
دور سے دیکھیں تو نظارے مرے — دیکھنے والوں کو ترساتے ہیں
وہ جو شیریں بھی ہیں خوش رنگ بھی ہیں — وہ ثمر میرے شجر لاتے ہیں
حاصلِ ساعتِ مسعود ہوں میں
اور یہ دورۂ محمودؓ ہوں میں

(۲)

میرے کھیت اور یہ علوئے ثمر؟ — مشکل اب زیست کے سامان ہوئے
یہ مرے باغ، بہاروں کے امیں — آندھیاں آئیں تو ویران ہوئے
لٹ گیا ہے مرے کھیتوں کا نکھار — نذرِ طوفاں مرے کھلیان ہوئے
نہ کوئی دانہ، نہ پھول اور نہ پھل — نہ کوئی سنبل و ریحان ہوئے
میں نے انساں جنہیں سمجھا تھا — درپئے جان وہ انسان ہوئے
لیکن اس دورِ پرآشوب میں بھی
میری ہمت میں نہیں کوئی کمی

(۳)

راہ میں سنگِ گراں آئے تو کیا — کارواں چلتا رہے چلتا رہے
ایک دو چند سبو اور کھلیں — کوئی چلتا ہے تو وہ چلتا رہے
جل اٹھی آتشِ نمرود اگر — دل براہیم صفت پلتا رہے
آؤ قربان کریں عشق میں یوں — نئے سانچوں میں جنوں ڈھلتا رہے
آتشِ غم سے تپاں سینوں میں — نت نیا عزم جواں پلتا رہے
اب ذرا اور قدم تیز کرو
جسم کو اور عرق ریز کرو

حضرت مولوی عبداللہ الغزنوی۔ بقیہ صفحہ (۸)

(۲۵) "فرماتے تھے دہلی میں یہ الہام ہوا۔ وَ لا
تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا و
اتبع هواه وكان امره فرطاً۔"
(سوانح عمری صفحہ ۴۰)

(۲۶) "الہام ہوا۔ اگر وقتے غفلت شد تدارک
آں وقت دیگر لازم است یعنی اگر ایک
وقت غفلت ہو جاوے تو دوسرے وقت
میں اس کا تدارک لازم ہے۔" (ایضاً صفحہ ۴۱)

(۲۷) "فرماتے تھے۔ تین بار الہام ہوا۔ وَ للہ علی
الناس حج البيت من استطاع
اليه سبيلا۔" (ایضاً صفحہ ۴۱)

(۲۸) "فرماتے تھے الہام ہوا وَ لسوف
يعطيك ربك فترضىٰ۔" (ایضاً صفحہ ۴۲)

(۲۹) "اور فرماتے تھے الہام ہوا۔ اَلَمْ نشرح
لكَ صدرك۔" (ایضاً صفحہ ۴۱)

(۳۰) "نیز الہام شد۔ وَ اعتصموا بحبل
الله جميعاً ولا تفرقوا۔" (ایضاً ص ۵۲)

(۳۱) "ایضاً الہام شد اُلم اعهد اليكم
يا بني آدم ان لا تعبدوا الشيطان
انه لكم عدو مبين وان اعبدوني
هذا صراط مستقيم۔" (ایضاً صفحہ ۵۲)

(۳۲) "و ہمچنیں الہام شد۔ وان هذا صراطي
مستقيم فاتبعوه ولا تتبعوا السبل
فتفرق بكم عن سبيله۔" (ایضاً ص ۵۲)

(۳۳) "و ہمچنیں الہام شد۔ قوا انفسكم
واهليكم ناراً۔ ولا تلقوا بايديكم
الى التهلكة۔" (ایضاً صفحہ ۵۲)

(۳۴) "نیز الہام شد۔ وَ بشر الصابرين
الذين اذا اصابتهم مصيبة
الآيه۔" (ایضاً صفحہ ۵۲)

(۳۵) "از غیب امر صادر شد کہ قُل
لازواجك واولادك واتباعك
قوموا لله قانتين۔" (ایضاً ص ۵۸)

(۳۶) "آیہ۔ وافی ہدایہ تلك الدار
الآخرة نجعلها للذين لا
يريدون علواً في الارض و
لا فساداً۔ (نصب العین سازید کہ بار
بار ہمیں آیہ ملہم شدہ ام۔" (ایضاً صفحہ ۹۵)

(۳۷) "قریب دو ماہ شد کہ الہام شدہ بود
اذا كان لك حاجة فقل ثلاث
مرات يا ارحم الراحمين اقضِ
حاجتي فاقضي حاجتك۔" (ایضاً صفحہ ۱۰۲)

(۳۸) "الہام شدہ بود کہ قل للحسين اِرْفِق
فَاِنَّ الرفقَ رأس الخيرات۔"
(ایضاً صفحہ ۱۰۲)

(۳۹) "الہام شد کہ قل للحسين فمن اتبع
هداي فلا يضل ولا يشقى ومن
اعرض عن ذكرى الايه۔" (ایضاً صفحہ ۱۰۲)

(۴۰) " اِلقا فرمودند - اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ " (ایضاً صفحہ ۱۱۲)

ظاہر پرست علماء پر اتمام حجّت

مندرجہ بالا چالیس اقتباسات سے ظاہر ہے کہ حضرت مولوی عبداللہ الغزنوی رحمہ اللہ پر اتباع قرآن و سنت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے کشوف و الہامات کا سلسلہ جاری تھا۔ آپ پر آیات قرآنیہ کا بعینہٖ بھی القا ہوا اور قدرے تبدیلِ الفاظ کے ساتھ بھی آیات قرآنیہ آپ پر الہام ہوئیں۔ آپ پر فارسی اردو اور عربی زبان میں الہام ہوا۔ نثر میں بھی الہام ہوا اور نظم میں بھی الہام ہوا۔ آپ کے الہامات میں " انت منی و انا منک " بھی ہے۔ ظاہر ہے کہ حضرت مولوی صاحب مرحوم کو نیک اور بزرگ ماننے والے اس حقیقت کا کس طرح انکار کر سکتے ہیں کہ امت محمدیہ کے صلحاء پر الہامات و کشوف کا سلسلہ جاری ہے۔ اگر ظاہر پرست علماء جو لنویش کے مینڈک کی طرح ہوتے ہیں۔ اس روحانی نعمت سے محروم رہنے کے باعث انکار کریں تو وہ معذور ہیں۔ مگر ربانی علماء اور بالخصوص اہلِ حدیثوں کے دیندار لوگ الہام و وحی غیر تشریعی کا کیونکر انکار کریں گے ؟

حضرت مولوی عبداللہ غزنوی رحؒ کی ایک کشفی پیشگوئی :

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت کے دلائل میں حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی رحؒ کے مکاشفات میں سے ایک کشف بایں الفاظ تحریر فرمایا ہے کہ:-

" از انجملہ بعض مکاشفات مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم کے ہیں جو اس عاجز کے زمانہ ظہور سے پہلے گزر چکے ہیں چنانچہ ایک یہ ہے کہ آج کی تاریخ ۱۷ جون ۱۸۹۱ء سے عرصہ چار ماہ کا گزرا ہے کہ حافظ محمد یوسف صاحب جو ایک مرد صالح - بے ریا - متقی - اور متبع سنت اور اول درجہ کے رفیق اور مخلص مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ہیں۔ وہ قادیان میں اس عاجز کے پاس آئے اور باتوں کے سلسلہ میں بیان کیا کہ مولوی عبداللہ غزنوی مرحوم نے اپنی وفات سے کچھ دن پہلے اپنے کشف سے ایک پیشگوئی کی تھی کہ ایک نور آسمان سے قادیان کی طرف نازل ہوا مگر افسوس کہ میری اولاد اس سے محروم رہ گئی۔"

(ازالہ اوہام - روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۹)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب پر اپنی رحمتیں کے نزول فرمادے اور سب کو قبول حق کی توفیق بخشے۔ اللّٰھم آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین!

شکریہ: محترم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ سیالکوٹ کتاب "سوانحِ عمری" مہیا کرنے پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ جزاہ اللہ۔ ابوالعطاء

شذرات

۱۔ "عذابِ مسلسل"

اس عنوان کے تحت روزنامہ امروز لاہور کے فاضل مدیر لکھتے ہیں:۔

"دہلی کے مسلمان گزشتہ تیرہ چودہ روز سے
عذابِ مسلسل میں مبتلا ہیں۔ ان کے جان، مال
اور آبرو کے تحفظ کی کسی کو فکر ہے اور نہ پروا
ان کا خون بہایا۔ ان کی املاک لوٹنا۔ ان کے
مکانوں اور دکانوں کو نذرِ آتش کرنا روز مرہ
کا معمول بن گیا ہے کوئی دن ایسا نہیں گزرتا۔
جب ان بے گناہوں پر کوئی نئی آفت نہ
ٹوٹتی ہو۔ ایک سے ایک بھیانک ستم نہ توڑا
جاتا ہو۔ ابھی اگلے روز دو مسلمانوں کو زندہ جلا
ڈالا گیا۔ ایک سو افراد کو شدید مجروح کیا گیا
چالیس مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا۔"

(امروز ۔ ۱۴ فروری ۱۹۷۵ء)

الفرقان: یہ صورتِ حال نہایت افسوسناک ہے ایسے ظلم و تشدد کے واقعات ہر حالت میں قابلِ مذمت ہیں۔ دہلی میں مبتلائے آلام ہونے والے سنی مسلمان ہیں یا شیعہ۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ انسانی جان کی عزت و حرمت قائم کرنا ہر مذہب اور ہر مہذب حکومت کا فرض ہے۔ پاکستان میں احمدی مسلمانوں پر بھی ایسے ہی مظالم ڈھائے جا چکے ہیں اور اب بھی ایسے ہی واقعات ہوتے رہتے ہیں کیا اس ظلم و تشدد کے خلاف آواز اٹھانا پاکستانی صحافیوں کا فرض نہیں ہے؟

۲۔ مولویوں کی کفربازی اور الگ نمازیں

حیدرآباد میں تقریر کرتے ہوئے وزیرِ امور مذہبی جناب کوثر نیازی نے کہا کہ:۔

"جو جماعتیں اور افراد قائدِ اعظم کے خلاف کفر
کے فتوے دیتے تھے اب وہی جماعتیں اور
افراد بالکل اسی انداز میں قائدِ عوام بھٹو کے
خلاف باتیں کر رہے ہیں۔ ان کی حالت یہ ہے
کہ متحدہ محاذ کے جلسوں کے دوران اگر نماز کا
وقت آ جاتا ہے تو مفتی محمود اور شاہ احمد
نورانی الگ الگ نمازوں کی امامت کرتے ہیں۔
یہ لوگ ایک ساتھ نماز بھی نہیں پڑھ سکتے انہوں
نے متحدہ محاذ کو اجتماعِ ضدین قرار دیا۔ یہ لوگ
ایک دوسرے پر کفر کے فتوے عائد کرتے رہتے ہیں"

(امروز ۔ لاہور ۱۲ فروری ۱۹۷۵ء)

الفرقان: فی الواقع ایسے لوگوں کے فتووں کو کوئی وقعت نہ دی جانی چاہئیے۔

دورِ حاضر ضلالت والحاد کا دور ہے

الاعتصام لکھتا ہے:۔

"دورِ حاضر نہایت ضلالت والحاد کا دور ہے جو
اس قدر ترقی کر رہا ہے کہ توحید کی شکل میں شرک
اور سنت کی صورت میں بدعت اور تعظیمِ رسول ؐ
کے نام سے توہینِ الٰہی پھیل رہی ہے اور اس پر ٭
[...] کو کافر و مرتد قرار دے رہے ہیں۔" (الاعتصام ۔ ۷ فروری ۱۹۷۵ء)

الفرقان: کیا اس ضلالت کے لئے کسی آسمانی مدد کی ضرورت نہیں؟

٭ تعجب ہے کہ اہلِ شرک و بدعت نے اپنے آپ کو اہلِ سنت والجماعت کے نام سے مشہور کر رکھا ہے اور حقیقی اہلِ سنت والجماعت

قسط نمبر (۲)

کتاب اللہ کا فیصلہ

از جناب مولوی دوست محمد صاحب شاہد

ایک وعدۂ الٰہی اور اُس کا ظہور

حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کو مارچ ۱۸۸۲ء میں یعنی قیام جماعت احمدیہ سے بھی سات سال قبل یہ بشارت دی گئی تھی:۔

"ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماء لامبدّل لکلمات اللہ"

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص۲۴۱)

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف کے قلم سے اس وعدۂ الٰہی کے شاندار ظہور کی ایک جھلک ملاحظہ ہو فرماتے ہیں:۔

"قادیانیوں نے گزشتہ پچاس سال میں اندرون و بیرون ملک اپنی زندگی کو قائم رکھنے اور قادیانی تحریک کو عام کرنے کے سلسلہ میں جو جدوجہد کی ہے اس کا یہ پہلو نمایاں ہے کہ انھوں نے اس کے لئے ایثار و قربانی سے کام لیا ہے۔ ملک میں ہزاروں اشخاص ایسے ہیں جنہوں نے اس نئے مذہب کی خاطر اپنی برادریوں سے علیحدگی اختیار کی۔ دنیوی نقصانات برداشت کئے اور جان و مال کی قربانیاں پیش کیں ...... ہم کھلے دل سے اعتراف کرتے ہیں کہ قادیانی عوام میں ایک معقول تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو اخلاص کے ساتھ اس سراب کو حقیقت سمجھ کر اس کے لئے مال و جان اور دنیوی وسائل و علائق کی قربانی پیش کرتی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بعض افراد نے، جنہوں نے کابل میں سزائے موت کو لبیک کہا۔ بیرون ملک دور دراز علاقوں میں غربت و افلاس کی زندگی اختیار کی ...... تقسیم ملک کے وقت مشرقی پنجاب کی یہ **واحد جماعت** تھی جس کے سرکاری خزانہ میں اپنے معتقدین کے لاکھوں روپے جمع تھے اور جب یہاں مہاجرین کی

اکثریت بے سہارا ہو کر آئی تو قادیانیوں
کا یہ ٹھکانہ محفوظ پہنچ چکا تھا
اور اس سے ہزاروں قادیانی بغیر کسی کاوش
کے اسرائیل بحال ہو گئے جس پر واضح تھی
خود قرینہ ہے کہ یہ واحد جماعت ہے
جس کے ۳۱۳ افراد تقسیم کے بعد سے آج
تک قادیان میں موجود ہیں اور وہاں اپنے
مشن کے لئے کوشاں بھی ہیں اور منتظم بھی
.... قادیانی تنظیم کا تیسرا پہلو
وہ تبلیغی نظام ہے جس نے اس جماعت
کو بین الاقوامی جماعت بنا دیا ہے
اور اس سلسلہ میں یہ حقیقت اچھی طرح سمجھ لیجئے
کہ بھارت، کشمیر، انڈونیشیا، اسرائیل
جرمنی، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، امریکہ، برطانیہ
دمشق، نائیجیریا، افریقی علاقے اور پاکستان
کی تمام قادیانی جماعتیں مرزا محمود صاحب
کو امیر اور خلیفہ تسلیم کرتی ہیں اور ان
کے علاوہ دوسرے ملک کی جماعتوں اور افراد
نے کروڑوں روپوں کی جائیدادیں "صدر انجمن
احمدیہ ربوہ" اور "صدر انجمن احمدیہ قادیان"
کے نام وقف کر رکھی ہیں"
(ہفت روزہ المنیر ۲ مارچ ۱۹۵۶ء)

مخالفت کھاد ثابت ہوئی ہے

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے ایک
بار فرمایا تھا:—

"دیکھو کاشتکاری میں سب چیزوں ہی سے
کام لیا جاتا ہے۔ پانی سے، بیج سے۔ مگر
پھر بھی اس میں کھاد ڈالنے کی ضرورت پڑتی
ہے جو گندی ناپاک ہوتی ہے لیکن اسی
طرح ہمارے سلسلہ کے لئے بھی
گندی مخالفت کھاد کا کام دیتی ہے"
(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۳۷)

اس ضمن میں بھی عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر المنیر
کا چشم دید اور واقعاتی شہادت پر مبنی بیان شائع شدہ ہے
چنانچہ آپ واضح لفظوں میں فرماتے ہیں:—

"اس وقت جو کوشش تحفظ ختم نبوت
کے نام سے قادیانیت کے خلاف جاری
ہے قطع نظر اس کے کہ اس کوشش کا اصل
محرک خلوص، خدا کے دین کی حفاظت کا
جذبہ ہے یا تعصب، معاشی اور سیاسی ذہن
کے رجحانات کا مظاہرہ ہے ہماری رائے
میں یہ کوشش نہ صرف یہ کہ اس مسئلہ کے حل
کرنے کے لئے مفید نہیں ہے بلکہ ہم علیٰ وجہ
البصیرت کامل یقین و اذعان کے ساتھ
کہتے ہیں کہ یہ جدوجہد قادیانی شجرہ
کے بار آور ہونے کے لیے مفید کھاد
کی حیثیت رکھتی ہے" (المنیر ۶ جولائی ۱۹۵۶ء)

ع ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

چوتھا اصول (کاذب مدعی کی ہلاکت)

"وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝"

(الحاقۃ ۴۵ - ۴۷)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس آیت کریمہ کا ترجمہ و تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:—

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تو اپنی طرف سے کوئی بات بنا کر لوگوں کو سنائے اور اس کو میری طرف منسوب کرے اور کہے کہ یہ خدا کا کلام ہے حالانکہ وہ خدا کا کلام نہ ہو تو تُو ہلاک ہو جائے گا یہی دلیل صداقت نبوت محمدیہ مولوی آل حسن صاحب اور مولوی رحمت اللہ صاحب[1] نے نصاریٰ کے سامنے پیش کی تھی جو وہ اس کا جواب نہ دے سکے اور اب یہی دلیل ہم اپنے دعویٰ کی صداقت میں پیش کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۰۳ - ۳۱۴)

"اب ہم پوچھتے ہیں کہ اگر ہمارا یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ نہیں ہے تو کسی قوم کی تاریخ سے ہم کو پتہ دو کہ خدا تعالیٰ پر کسی نے افترا کیا ہو اور پھر اسے مہلت دی گئی ہو جو ہمارے سلسلہ کو دی گئی ہے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا تئیس سال تک کا ایک زمانہ ہے جس صادق اور کامل نبی کے زمانہ سے قریباً ملتا ہوا زمانہ اللہ تعالیٰ نے اب تک ہم کو دیا۔ ہم ایک مسلّم صادق بلکہ جملہ صادقوں کے سرتاج صادق کے زمانہ سے ملتا ہوا زمانہ پیش کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۴۲)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اس دعویٰ کی تائید میں لکھتے ہیں:—

"نظام عالم میں جہاں اور قوانین الٰہی ہیں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔ واقعات گزشتہ سے بھی اس کا ثبوت پہنچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی [illegible] کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے۔"

پھر لکھتے ہیں:—

"دعویٰ نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے جو کوئی زہر کھائے گا ہلاک ہوگا۔"

(مقدمہ تفسیر ثنائی جلد ۱ صفحہ ۱۷ طبع دوم)

اس اصول کے مطابق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی

---

[1] اظہار الحق جلد ۲ صفحہ ۳۴۲ (مطبعہ علمیہ مصر ۱۳۱۵ھ)

آفتاب کی طرح روشن ہے حضورؑ نے کیا ہی دردِ دل سے فرمایا ہے۔

؎ میں اگر کاذب ہوں کذابوں کی دیکھوں گا سزا
پر اگر صادق ہوں پھر کیا عذر ہے روزِ شمار؟

پانچواں اصول (ضرورتِ زمانہ)

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ"
(روم: ۴۲)

"یعنی دریا بھی بگڑ گئے اور خشک زمین بھی بگڑ گئی۔ مطلب یہ کہ جس قوم کے ہاتھ میں کتاب آسمانی تھی وہ بھی بگڑ گئی اور جن کے ہاتھ میں کتاب آسمانی نہیں تھی اور خشکی کے رہنے والے تھے وہ بھی بگڑ گئے۔"
(دیکھو چشمۂ معرفت صفحہ ۸)

اس آیت سے ثابت ہے کہ زمانہ کا عالمگیر فساد ایک آسمانی مصلح کی سچائی پر برہانِ ناطق ہوتا ہے۔ اسی لئے حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"نہ صرف یہ ہے کہ میں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں بلکہ خود زمانہ نے مجھے بلایا ہے۔"
(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم۔ یادداشتیں)

؎ وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

دنیا کی غیر مسلم اور کافر قوموں کا حال تو سب پر عیاں ہے۔ دنیائے اسلام کا نقشہ کیا ہے؟ اس کی تفصیل مسجد حرام مکہ کے خطیب علامہ الشیخ محمد بن سبیل کے الفاظ میں پیش کرنا مناسب ہوگا۔ انہوں نے حال ہی میں بیت اللہ شریف کے سایہ میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:-

"إنّ واقع المسلمين اليوم في أكثر البلاد الإسلامية مؤلم جدًّا، إنه مخالف لما عليه الرسول صلى الله عليه وسلم وأصحابه — أليس في أكثر البلاد الإسلامية ترى الرجل منتسبًا للإسلام ويقول إنه مسلم ومع ذلك فلا يمنعه إسلامه من ارتكاب الجرائم العظام لا يمنعه إسلامه من الربا وأكل أموال الناس والفجور ولا من حوانيت اللهو والخمور — لا يمنعه إسلامه من الكذب وشهادة الزور۔ لا يمنعه إسلامه من الغش والتدليس والخداع في معاملات المسلمين۔ لا يمنعه إسلامه من ترك الصلاة والصوم۔ لا يمنعه إسلامه من أن ينسب المتمسكين بدينهم إلى الجمود والتحجر وإلى الرجعية والتأخر۔ يشوهون الحق بالألقاب المنفّرة عند بعض السُّذَّج من الناس لا يمنعه إسلامه من تفضيل طريقة الغربيين ومذاهب المشرقين وأفكار المنحرفين على طريقة الرسول وصحبه، لا يمنعه إسلامه من

الحکم بالقوانین الوضعیۃ ونبذ
القرآن والاحادیث النبویہ۔ لایمنعہ
اسلامہ إلصاق العیوب بالشریعۃ
الاسلامیۃ وإدخال فیہا مالیس
منہا...... یتمذہبون بمذہب
الاشتراکیۃ ویسخرون الاقلام و
والالسن بالدعوۃ الیہا ویناصرون
الدھریین ویوالون الشیوعیین
وینکرون لدین اللّٰہ ولعباد اللّٰہ من
المؤمنین۔ ایّہا المسلمون لا نصر،
ولا عزّ، ولا تقدّم، ولا رقیّ الّا
بالتمسّک بکتاب اللّٰہ والاھتداء
بھدی نبیّہ، والاجتماع تحت
رایۃ الاسلام اسلاماً حقیقیاً
عقیدۃً وعلماً وتحکیماً۔"

(اخبار العالم الاسلامی ۱۵ شعبان ۱۳۹۴ھ مطابق ۲ ستمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۲)

ترجمہ: آج بلادِ اسلامیہ کے اکثر مسلمانوں
کی کیفیت سخت الم انگیز ہے مسلمان آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہؓ کی روش
کے مخالف ہو چکے ہیں۔ کیا اکثر مسلمان ممالک
میں ہمیں ایسے لوگ نظر نہیں آتے جو اسلام
کی طرف منسوب ہوتے اور اپنے تئیں
مسلم کہتے ہیں۔ بایں ہمہ ان کا اسلام انہیں
بڑے بڑے جرائم سے نہیں روکتا؟۔ ان کا
اسلام انہیں سود اور لوگوں کے اموال کھانے
اور فجور سے نہیں روکتا۔ اور نہ رقص گاہوں
اور شراب خانوں سے منع کرتا ہے۔ نہ ان کا
اسلام کذب بیانی اور جھوٹی گواہی سے روکتا
ہے۔ نہ ان کا اسلام مسلمانوں کے معاملات
میں دھوکہ، چالبازی، اور فریب دہی سے
باز رکھتا ہے۔ نہ ان کا اسلام نماز و روزہ کے
چھوڑنے سے روکتا ہے اور نہ ان کا اسلام
اس بات سے انہیں روکتا ہے کہ دین کی
مضبوطی سے اتباع کرنے والے لوگوں کو
جمود اور بے حسی اور قدامت پسندی کی
طرف منسوب کریں۔ حق کو نفرت انگیز القاب
کے ذریعہ بعض سادہ لوح لوگوں کے سامنے
بدنما بناتے ہیں۔ نہ ان کا اسلام اس سے
روکتا ہے کہ مغربی لوگوں کے طریق اور مشرقین
کے مذاہب اور منحرفین کے افکار کو رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی سنت
پر فضیلت نہ دیں۔ ان کا اسلام قرآن اور
احادیث نبویہ کو پس پشت ڈال کر خود ساختہ
قوانین کے فیصلہ سے بھی نہیں روکتا۔ اور ان
کا اسلام انہیں اس بات سے بھی نہیں روکتا
کہ شریعت اسلامیہ کو عیوب و نقائص کا
تختہ مشق بنائیں۔ اور اس میں ایسی باتوں کو
بے جا طور پر داخل کریں۔ جو درحقیقت اس
کا حصہ نہیں۔ وہ اشتراکی مذہب رکھتے ہیں۔
اور اپنے قلموں اور زبانوں کو اس کی دعوت کیلئے

وقف کئے ہوئے ہیں۔ وہ دہریوں کی قدر
کرتے اور کمیونسٹوں کی دوستی کا دم بھرتے
ہیں اور خدا کے دین اور خدا کے مومن بندوں
سے بیگانگی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اے
مسلمانو! کوئی نصرت، کوئی عزت، کوئی ترقی
اور کوئی بلندی کتاب اللہ سے وابستگی اور
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رہنمائی
حاصل کرنے اور اُس اسلام کے جھنڈے تلے
جمع ہوئے بغیر ممکن نہیں۔ جو درحقیقت
عقیدہ، علم اور قولِ فیصل[1] ہونے
کے اعتبار سے حقیقی اسلام ہے۔

مدیر المنبر کے بیٹے جناب خالد اشرف صاحب نے لکھا:-

"خدا کے نام پر حاصل کی ہوئی سلطنت میں
خدا کی وحدانیت پر ایمان لانے کے باوجود
کئی چھوٹے بڑے خدا گھڑے اور اُن کی پوجا
کی۔ مزاروں کو سجدے کئے۔ خدا کے برگزیدہ
انسانوں کو حاجت روا اور مشکل کشا ٹھہرا کر
واحد و لاشریک معبود کا شریک بنایا گیا۔
کیا قوم نوحؑ کا جرم اس سے مختلف تھا؟

..... ہماری قوم کے نوجوان اس (زنا) کے
رسیا ہو گئے۔ تو پھر قوم لوطؑ کی طرح ہم اس
تباہی سے کیونکر بچ سکیں گے؟ ...... کیا
قوم عاد کی عیاشیاں ہم سے بڑھی ہوئی تھیں؟
...... ہم نے خدا سے عہد کر کے اس کی خلاف
ورزی کی اور پوری قوم نے اسلام کو ترک
کر کے کفر کو اپنایا۔ خدا اور رسول کے
دین سے منہ موڑ کر پوری قوم نے کفر کے
حق میں ووٹ دیا۔"

(المنبر لائلپور۔ ۲۴ر اگست ۱۹۷۳ء)

اس ضمن میں جناب عبدالرحیم صاحب اشرف نے مندرجہ ذیل پہلو
بھی پیش کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ:-

"ختم نبوت کا ایک لازمی تقاضا یہ تھا کہ ختم
نبوت بنیانِ مرصوص کی حیثیت سے قائم
علی الحق رہتی۔ اس کے جملہ مکاتیب فکر اور
تمام فرقوں کے مابین دین کی اساسات پر
اس نوع کا اتحاد ہوتا جس نوع کا اتحاد ایک
صحیح الذہن امت میں ہونا ناگزیر تھا لیکن
غور کیجئے کیا ایسا ہوا؟
بلاشبہ ہم نے متعدد مراحل پر اتحادِ امت
کے تصور کو پیش کیا۔ اور سب سے زیادہ
قادیانیوں کے خلاف مناظرہ کے سٹیج سے
ڈائرکٹ ایکشن کے واقعے تک ہم نے ثابت
کرنے کی کوشش کی کہ اسلام کے تمام فرقے
"یکجان" ہیں۔ لیکن کیا حقیقتاً ایسا تھا؟

---

[1] اس قرآنی حقیقت کی طرف اشارہ ہے ومن لم
یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکافرون (مائدہ)
"جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے حکم سے فیصلہ نہ کریں
گے وہی کافر ہیں۔"
(ترجمہ از تفسیر ثنائی جلد ۱ صفحہ ۳۷۰-۳۷۱)

کیا حالات کی شدید سے شدید تر ناساعدت
کے باوجود ہماری تلوار تکفیر نیام میں داخل
ہوئی؟ کیا ہولناک سے ہولناک تر واقعات
نے ہمارے فتاوی کی جنگ کو ٹھنڈا کیا؟
کیا کبھی مرحلہ پر بھی "ہمارا فرقہ حق پر ہے
اور باقی تمام جہنم کا ایندھن ہیں" کے
نعرے سے کان نامانوس ہوئے؟ اگر ان
میں سے کوئی بات نہیں ہوئی تو بتایئے
اس سوال کا کیا جواب ہے کہ محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان
رکھنے والی امت کے اگر تمام فرقے
"کافر" ہیں اور ہر ایک دوسرے کو
جہنمی کہتا ہے تو لامحالہ ایک ایسے
شخص کی ضرورت ہے جو سب کو اس
کفر اور جہنم سے نکال کر اسلام اور
جنت کا یقین دلا سکے۔"

(المنیر۔ ۹ مارچ ۱۹۵۶ء)

مندرجہ بالا الفاظ مامور وقت کی بروقت آمد کا منہ بولتا
ثبوت ہیں۔

چھٹا اصول (صادق کی تکذیب و استہزاء)

"یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ
مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ"

(یٰس: ۳۱)

"یعنی کوئی رسول نہیں آیا جس سے جاہل

آدمیوں نے ٹھٹھا نہیں کیا"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴۴)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"اللہ تعالیٰ نے جو اس میں ما کے ساتھ
حصر کیا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے
کہ جو نبی آتا ہے اس کے ساتھ ہنسی اور ٹھٹھا
ضرور کیا جاتا ہے۔"
(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء و چشمۂ معرفت صفحہ ۲۱۸)

حدیث نبوی میں آخری زمانہ کی یہ خاص علامت لکھی ہے کہ:۔
"لا تقوم الساعة حتى يجعل
كتاب الله عارًا ويكون الاسلام
غريبًا ...... ويصدق الكاذب
ويكذب الصادق ...... ويقوم
الخطباء بالكذب فيجعلون حقي
لشرار امتي فمن صدقهم بذلك
ورضي به لم يرح رائحة الجنة"
(طبرانی کبیر۔ ابانۃ ابو نصر۔ تاریخ ابن عساکر بحوالہ
مطابقۃ الاختراعات از الامام المجتہد احمد بن محمد بن الصدیق الغماری)

(یعنی) قیامت نہیں آئے گی یہانتک کہ
کتاب اللہ کو موجب عار سمجھا جائیگا
اور اسلام کسمپرسی کی حالت میں ہوگا اور
کاذب کی تصدیق اور صادق کی تکذیب
کی جائے گی۔ اور خطیب صریح جھوٹ
بولیں گے۔ اور میرے حق کو امت کے
بدترین لوگوں کے سپرد کردیں گے جو شخص

بھی اس میں ان کی تصدیق کرے گا اور
اسے پسند کریگا تو وہ جنت کو خوشبو سے
محروم رہے گا۔"

قرآن مجید کے مندرجہ بالا اصول اور حدیث نبوی ؐ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا راستباز ہونا ام نشرح ہے۔

محافظین "ختم نبوت" کا رخ کردار

اس حقیقت کے ثبوت میں مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر "المنبر" کا درج ذیل تبصرہ خاص طور پر لائق مطالعہ ہے موصوف تحفظ ختم نبوت جیسی تحریکات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ:۔

"تحفظ ختم نبوت ہو یا مجلس احرار۔ ان
دونوں کے نام سے آج تک قادیانیت کے
خلاف جو کچھ کیا گیا ہے اس نے قادیانی مسئلہ
کو الجھایا ہے۔۔۔۔۔۔ استہزاء، اشتعال
انگیزی، یاوہ گوئی، بے سروپا الفاظی،
اس مقدس نام کے ذریعہ مالی غبن۔
لادینی سیاست کے داؤ پیچ، خلوص
سے محروم اظہار جذبات، مثبت
اخلاق فاضلہ سے تہی کردار۔ ناخدا
ترسی سے بھرپور مخالفت، کسی بھی غلط
تحریک کو ختم نہیں کر سکتی اور ملت
اسلامیہ پاکستان کی ایک اہم محرومی یہ
ہے کہ مجلس احرار، تحفظ ختم نبوت"
کے نام سے جو کچھ کہا گیا ہے اس کا اکثر
و بیشتر حصہ انہی عنوانات کی تفصیل ہے"

(المنبر لائلپور ۔ ۶ جولائی ۱۹۵۶ء)

علاوہ ازیں جناب سید ابوالاعلیٰ مودودی نے مجلس احرار کے کارنامہ "تحفظ ختم نبوت" کی نسبت اپنی رائے یوں بیان کی ہے کہ:۔

"اس کارروائی سے دو باتیں میرے سامنے
بالکل عیاں ہو گئیں۔ ایک یہ کہ احرار کے
سامنے اصل سوال تحفظ ختم نبوت
کا نہیں ہے بلکہ نام اور سہرے کا ہے
اور یہ لوگ مسلمانوں کی جان و مال
کو اپنی اغراض کے لئے جوئے کے داؤں
پر لگا دینا چاہتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ
رات بالاتفاق ایک قرارداد طے کرنے
کے بعد چند آدمیوں نے الگ بیٹھ کر
سازباز کی ہے اور ایک دوسرا ریزولیوشن
بطور خود لکھ کر لائے ہیں جو بہر حال
کنونشن کی مقرر کردہ سبجیکٹس کمیٹی کا
مرتب کیا ہوا نہیں ہے۔ میں نے محسوس
کیا کہ جو کام اس نیت اور ان طریقوں
سے کیا جائے۔ اس میں کبھی خیر نہیں ہو
سکتی اور اپنی اغراض کے لئے خدا اور
رسول ؐ کے نام سے کھیلنے والے جو مسلمانوں
کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال
کریں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید سے کبھی

سرفراز نہیں ہو سکتے۔"

(ہفت روزہ المنیر لائلپور ۱۰ر جولائی ۱۹۵۵ء صفحہ ۲)

دوسری طرف مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے جماعت اسلامی اور اس کے قائد و بانی جناب سید ابوالاعلیٰ مودودی کو کن خطابات سے نوازا؟ اس کی دلچسپ تفصیل ہم عبدالرحیم صاحب اشرف کے الفاظ میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

"تحفظ ختم نبوت کے فنڈ اور اس فنڈ سے حاصل کئے گئے "باتنخواہ مبلغین" کو جماعت اسلامی کے خلاف تقاریر کی ٹریننگ کا اہتمام کیا گیا۔ جن کی زمام کار مولوی لال حسین ایسے "محتاط" اور "شیریں مقال" مناظر کے ہاتھوں میں سونپی گئی اور یہ کام بھی انہی کے سپرد کیا گیا کہ وہ ہر شہر میں سیاسی کارکنوں کی میٹنگ بلائیں اور ان میں مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کے خلاف نفرت و حقارت پھیلانے کا کام کریں۔ ان مجالس میں مسلم لیگ۔ آزاد پاکستان پارٹی۔ جناح عوامی لیگ کے کارکنوں کو بلایا جاتا۔ اور اہل حدیث۔ دیوبندی اور بریلوی حضرات کو دعوت دی جاتی۔ انھیں یکجا کر کے مذہبی اور سیاسی اختلافات کے علاوہ یہ بات عام طور پر کہی جاتی رہی کہ جماعت اسلامی کا کردار اور اس کے قائد ابوالاعلیٰ مودودی کے اس طرز عمل سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ مودودی صاحب صبح مجلس عمل کے اجلاسوں میں شریک ہوتے اور رات کو ناظم الدین سے ملاقاتیں کرتے اور آخری مرتبہ مودودی صاحب نے تحریک تحفظ ختم نبوت سے یہ غداری کی کہ ناظم الدین سے یہ جا کر کہا کہ جماعت اسلامی تحریک سے الگ ہے آپ جو چاہیں ان لوگوں کے ساتھ سلوک کر سکتے ہیں چنانچہ اس مشورہ پر ۲۶ر فروری کو مجلس عمل کے رہنماؤں کو گرفتار کیا گیا اور اس کے بعد نوبت مارشل لاء تک پہنچی جس میں مسلمانوں کے خون کی ہولی کھیلی گئی۔"

(المنیر لائلپور ۱۷ر جولائی ۱۹۵۵ء صفحہ ۹)

یہی نہیں تحفظ ختم نبوت کانفرنس لائلپور میں امیر شریعت احرار سید عطاء اللہ صاحب بخاری نے

"مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کو غدار۔ دروغ گو اور مستحق سزا مجرم ثابت کرنے کے بعد مباہلے کا چیلنج دے دیا"

(المنیر۔ ۱۷ر جولائی ۱۹۵۵ء۔ صفحہ ۹)

مندرجہ بالا عبرتناک اور تلخ حقائق ہر سچے اور مخلص مسلمان کے دل کو اس یقین سے بھر دیتے ہیں کہ نام نہاد "محافظین ختم نبوت" کی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر تنقید جہاں آپ کی صداقت کا نشان ہے وہاں آیت "یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ" کی روشنی میں اس کو آسمانی صداقت سے استہزاء اور مذاق کے سوا کوئی دوسرا نام دیا ہی نہیں جا سکتا اب مزید تحقیق کریں تو اس استہزاء میں صف اول

کتابِ حق کی گواہی اور اشتعال انگیز [illegible]
[illegible]
تجزیہ سے بخوبی معلوم ہو جائے گا۔

ایک نئی اور قرآنی نظریہ

یہ امر بہت سے عوام کو تو شاید حیرت انگیز معلوم ہو [illegible] خود دانشور لوگ بھی [illegible] کہ اسلام [illegible] صرف حضرت محمد [illegible] سے ہی [illegible] حالانکہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام انبیاء کے ماننے والے ایک ہی امت ہیں اور ان کا مذہب اسلام ہے اور انبیاء کے حقیقی پیرو ہی خدا کے دفتر میں مسلمان اور امت مسلمہ کے فرد [illegible] ہیں۔ یہ قرآنی حقیقت مندرجہ ذیل آیات سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے:

(۱) "اِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ"
(الانبیاء : ۹۲)

(بے شک) یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس تم میری ہی عبادت کرو۔

(۲) "وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ"
(الصافات : ۸۳)

حضرت ابن عباس [illegible] حضرت [illegible] شاہ ولی اللہ [illegible]

[illegible] کے معنی یہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے دین پر اور ان کے طریق پر تھے۔

(۳) دعائے ابراہیمی ہے:
"رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ"
(البقرہ : ۱۲۹)

اس دعا [illegible] ان دونوں کو مسلم [illegible] اور ان کی ذریت [illegible] امت مسلمہ بنا دے۔

(۴) "مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا"
(الحج : ۷۸)

[illegible] تمہارے باپ ابراہیم [illegible] اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام مسلمان رکھا [illegible] اس سے پہلے [illegible]

[illegible] آیات [illegible] حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]

"اَلْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ" (بخاری [illegible])
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

محسوسات

از مکرم جناب نسیم سیفی صاحب

راہ گذر بھی صاف ہے میری منزل بھی ہے پاس
پھر بھی جانے دل میں کیوں ہیں بڑھتے جاتے وسواس
راتیں ہوں تاریک تو تارے کرتے ہیں جھلمل
چاند شعلوں میں شبنم سے بھی بجھ جاتی ہے پیاس
ذروں کو افلاک کی رفعت کا کیوں ہو ادراک
کاہکشاں کو کیسے ہوگا پستی کا احساس
جو سمجھے اوراق سے چمن کو سمجھے ہیں خوشبو
اُس کو دے جو دل کی باتیں کب آئیں گی راس
دل کی بات زباں پہ لا کر بنتے ہو منصور!
دل کی دل میں رکھنے والوں کی ٹوٹ گئی آس
جن کی شہ زور دلی سچائی کی شانیں دیکھ
جن کے بازو ٹوٹ چکے ہیں وہ ہیں سر پہ داس
نفسا نفسی کے عالم میں ہر اک ہے مجبور
کام نسیمؔ! نہیں آسکتے اب خضر و الیاسؑ

غیر تشریعی وحی و الہام کا ثبوت
آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں

محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سیکرٹری حدیقۃ المبشرین

جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء کے پہلے دن خاکسار نے "زندہ خدا اور سلسلہ وحی و الہام" کے موضوع پر تقریر کی تھی جو الفضل میں متعدد قسطوں میں جنوری ۱۹۷۵ء کے پہلے ہفتہ میں شائع ہوئی۔ اس تقریر پر رسالہ "طلوعِ اسلام" مجریہ فروری ۱۹۷۵ء میں پرویز صاحب نے تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی و الہام کا اجراء "غیر قرآنی عقیدہ ہے"۔ ذیل کے مقالہ میں رسالہ مذکور میں شائع شدہ تنقید اور اس کا مفصل جواب لکھا گیا ہے۔ (شیخ مبارک احمد)

"مفکرِ قرآن" پرویز صاحب اس موقف کے حامی اور مبلغ ہیں کہ ختمِ نبوت سے مراد ہر قسم کی وحی کا اختتام ہے اور خدا تعالیٰ سے اب دعا و التجا اور اس کی کریم نوازی اور محبت و پیار کے نتیجہ میں کوئی خواب، کشف، الہام اور وحی نہیں ہو سکتی اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کشف و الہام کے جاری رہنے کے قائل ہیں" وہ ختمِ نبوت کی مہر کو اس غیر قرآنی عقیدہ سے توڑ رہے ہیں۔ پرویز صاحب نے اس موقف کا مدار بزعمِ خویش قرآنِ خالص پر رکھا ہے۔ پرویز صاحب کا رسالہ طلوعِ اسلام مجریہ فروری ۱۹۷۵ء ان کے مذکورہ بالا موقف پر تازہ شہادت ہے۔

قبل اس کے کہ پرویز صاحب کے اس موقف کے متعلق کچھ لکھا جائے یہ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ ہم احمدی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد شریعت پر مشتمل نئی وحی اب منقطع ہے۔ اب کوئی الہام اور وحی ایسی نہیں ہو سکتی جو قرآن کریم کے احکامات کو منسوخ کرے۔ ہاں قرآن کریم کے اسرار اور اس کے معارف اور حقائق کا انکشاف بذریعہ کشف و الہام ہو سکتا ہے اور گزشتہ چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ بہت سے صلحاء امت

اولیائے کرام اور صوفیائے عظام نے قرآنی اسرار سے کشف و الہام کے ذریعہ پردہ اٹھایا ہے۔ پرویز صاحب اور ان کے حامیان کے سوا باقی سب علماء شریعت اور ارباب طریقت نے ہمارے اس عقیدہ کو تسلیم کیا ہے خود پرویز صاحب کے رسالہ طلوع اسلام مجریہ فروری ۱۹۷۵ء نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ "اس کا جواب دیجئے" کے عنوان کے تحت یہ لکھا ہے:—

"رسول اللہ کے بعد اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کشف و الہام کے ذریعہ خدا سے براہ راست علم حاصل کرتے ہیں یہی عقیدہ وحی کے اجراء کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے اور اسی کو مرزا غلام احمد نے اپنے بنیادی دعویٰ کے لئے بطور دلیل۔ سند اور حجت پیش کیا ہے۔ ہمارے ہاں یہ عقیدہ علمائے شریعت اور ارباب طریقت دونوں کے ہاں بطور مسلّمہ مانا جاتا ہے۔"

(رسالہ طلوع اسلام۔ فروری ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۴)

ان علمائے شریعت اور ارباب طریقت کے نزدیک وحی و الہام کا اجرا ایک مسلّمہ عقیدہ ہونا تو سمجھ آسکتا ہے کہ قرآن کریم خود وحی و الہام کے اجراء کے لئے واضح طور پر اعلان کر رہا ہے اور دوسرے بے شمار علماء ربانی اور صوفیائے کرام اور ارباب طریقت خود صاحب الہام و کشوف تھے وہ کس طرح اس کا انکار کر سکتے تھے لیکن جو شخص اس کوچہ سے ناآشنا رہے اس کے لئے تسلیم کرنا قدرے مشکل ہے چونکہ پرویز صاحب "بحث کا مدار قرآن خالص پر" رکھتے ہیں۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے قرآن کریم سے اس مسئلہ کی حقیقت معلوم کی جائے

"انسان ہمیشہ وحی کی راہ نمائی کے محتاج رہیں گے"

پرویز صاحب کے اس قول کے مطابق وحی الٰہی ——— قرآن کریم کی راہ نمائی کے حصول کے لئے جب ہم اس پاک کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں تو متعدد آیات واضح طور پر اس بات کا اعلان کرتی دکھائی دیتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کشف و الہام اور وحی کا وہ سلسلہ جو غیر شرعی ہے وہ بند نہیں بلکہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:—

(۱) "وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ۔" (البقرہ : ۱۸۷)

یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے تو تُو انہیں کہہ دے میں قریب ہوں اور بہت نزدیک ہوں اور کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں۔ میرا وجود نہایت اقرب طریق سے سمجھ میں آسکتا ہے اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے اور وہ یہ کہ میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں اور اپنے الہام سے ان کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں۔

(۲) "إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ۔"

(حٰم سجدہ : ۳۱ ; ۳۲)

کہ جو لوگ یہ کہیں گے کہ ہمارا ربّ اللہ تعالیٰ ہے اور اس پر ثابت قدم رہیں گے اور پھر لیں گے اس عقیدہ و ایمان پر مصائب و ابتلاء

کے وقت استقامت دکھاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے نازل ہوں گے۔ وہ انھیں کہیں گے کہ تم خوف و غم نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس جنت کی تمہیں خوشخبری دی گئی ہے تم اس پر خوش ہو جاؤ ہم تمہارے مددگار ہیں اور آخرت میں بھی وہاں تمہیں سب کچھ ملے گا جو تم چاہو گے اور طلب کرو گے۔

(۳) "قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ" (آل عمران: ۳۱)

اے رسول! آپ ان لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تم کو اپنا محبوب بنا لے گا۔ رسول کی پیروی اور اتباع سے اپنا محبوب بنا کر ... کہ محبت اپنے محبوب سے ہم کلام ہو اور اس کی باتیں سننا چاہتی ہے ورنہ عدم کلام اور ترک ... نفی محبت پر دلیل ہوگا۔ کیونکہ محب کا محبوب سے کلام نہ کرنا دلیل ناراضگی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ"

(المومنون: ۱۰۹)

دوسری جگہ فرمایا۔

"وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ"

(البقرہ)

کہ اللہ تعالیٰ جہنمی اور دوزخی لوگوں سے کلام نہیں کرے گا۔ اور انھیں فرمائے گا جاؤ ذلیل ہو کر مجھ سے کلام مت کرو۔

(۴) "وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا"

(النساء: ۶۹)

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ لوگ ... اچھے رفیق ہیں ... تو اس سے معلوم ہوا کہ ... انبیاء کی طرح ... خوشخبری دی گئی ہے ... الہام ... ہوتی ہیں۔

(۵) "اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ" (یونس: ۶۲-۶۵)

کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء خوف و حزن سے محفوظ رہیں گے جو ایمان اور تقویٰ سے متصف ہیں ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارتیں ہیں اور آخرت کی زندگی میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہے ... خدا کی طرف سے بشارات کا نزول ... اولیاء ... خدا کا وعدہ ہے اور اس کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہے۔

(۶) "رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ"

(سورۃ مومن: ۱۵)

(۷) يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ

[illegible]

[illegible]

وبالآخرة هم يوقنون (البقرة [illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لا تأخذه سنة ولا نوم

[illegible]

درست نہیں۔

اوّل۔ اگر آیت مذکورہ کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں سے جو باتیں کرنی تھیں وہ سب کی سب ختم ہو گئیں تو پھر اس آیت کے نزول کے بعد قرآن کریم کا نزول بند ہو جاتا لیکن واقعہ یہ ہے کہ بعد ازاں بھی سینکڑوں آیات کا نزول ہوا اور سب سے آخری آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کا نزول ہوا جس میں بتایا گیا کہ اب دین مکمل ہو گیا۔ شریعت کی تکمیل ہو چکی ہے۔

دوم۔ اگر یہ معنے تسلیم کئے جائیں تو متعدد قرآنی آیات سے اس آیت کا ٹکراؤ ہو جاتا ہے اور یہ ان کی نقیض ٹھہرتی ہے اور کلام اللہ قرآن کریم میں یہ تسلیم کرنا کہ آیات میں آپس میں تناقض اور ٹکراؤ ہے یہ کلام اللہ کی شان کے خلاف ہے۔ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔

سوم۔ اگر آیت مذکورہ کے یہ معنے ہوتے کہ خدا تعالیٰ کی باتیں ختم ہو گئیں تو صحابہؓ کو جب الہام ہوا تو انہوں نے یا سننے والوں نے کبھی یہ سمجھا کہ آیت تمت کلمة ربک کے خلاف خدا کی طرف سے بات کیوں آ گئی کسی ایک صحابیؓ نے کبھی نہ ایسا سمجھا اور نہ کہا۔ ایک بھی مثال پیش نہیں کی جا سکتی

چہارم۔ قرآن کریم میں دوسری جگہ واضح طور پر فرمایا۔

"لنفد البحر قبل ان تنفد کلمٰت ربی۔" (الکہف ۱۱۰)

اگر خدا کی باتیں ختم ہو گئی تھیں تو یہ نہ فرمایا جاتا کہ دنیا کے سب جنگلات قلمیں بنا دی جائیں اور سب سمندر سیاہی بنا دیئے جائیں تب بھی خدا کے کلمات اس کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔ خدا کی باتیں کہاں ختم ہو گئی ہیں۔ ہاں شریعت کی تکمیل ہو گئی۔ نئی شریعت اب آ نہیں سکتی۔ وحی یا شریعت اور الہام اور خدا کی باتوں کا سلسلہ تو ایسا ہے کہ خود خدا نے کہہ دیا کہ ختم نہیں ہو سکتا۔

پنجم۔ آیت تمت کلمة ربک صدقا و عدلا میں خدا تعالیٰ نے کلمہ فرمایا ہے۔ یہ خاص پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جس رکوع میں یہ آیت ہے اس کے شروع میں بتایا ہے کہ نبی کے مخالف ہر طریقہ سے ہوتے ہیں اور نبی کے مشن کو تباہ کرنے کے لئے ہر قسم کے ذرائع اختیار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے "فذرھم وما یفترون" پس تو ان کو اور ان کے جھوٹ کو نظر انداز کر دے۔ آخر وہی ہو گا جو ہم کہہ چکے ہیں کہ ہمارا رسول ہی دنیا میں غالب ہو گا۔ ہماری یہ بات پوری ہو کر رہے گی۔ اور انجام کار سب مخالفین جھوٹے ثابت ہوں گے۔ خدا کی یہ بات پوری سچائی اور انصاف کے ساتھ دنیا پوری ہوتی دیکھے گی۔

ششم۔ قرآن شریف میں تمّ اور تمّت کے استعمالات کے معنے ختم ہونے کے نہیں لئے گئے بلکہ اتمام نعمت سے مراد نعمت کا پورا پورا دینا لیا گیا ہے۔ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ میں اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔ اگر اس کے یہ معنے لئے جائیں کہ تم پر اپنی نعمت ختم کر دی تو قرآن کریم میں دنیاوی بادشاہت کو بھی نعمت قرار دیا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی مسلمان بادشاہ بھی نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ یہ واقعہ کے خلاف ہے سینکڑوں مسلمان بادشاہ ہوئے اور اس نعمت کو وہ حاصل کرنے والے ہوئے۔

پس مندرجہ بالا وجوہ کی بنا پر تمت کلمة ربک کے وہ معنے جو "مفکر قرآن" پرویز صاحب نے لئے ہیں۔۔

درست تسلیم نہیں کئے جا سکتے۔ ورنہ مسلّمہ امور اور مسلّمہ باتوں کو ترک کرنا ہو گا اور قرآن کریم میں تضاد و اختلاف تسلیم کرنا ہو گا۔

اور کوئی صاحب علم اور سچا مسلمان اس بات کے لئے تیار نہیں ہو سکتا کہ وہ پرویز صاحب کے بیان کردہ معنوں کو تسلیم کرے۔

پرویز صاحب نے یہ بھی لکھا ہے:۔

"کہ صحابہ کبارؓ اور خلفائے راشدین میں
کسی نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا تھا کہ خدا نے
انہیں وحی کے ذریعے تسلی دی تھی اور انہیں
اس نعمت سے نوازا گیا تھا ان کے متعلق
ایسا کہنا افترا ہے" (صفحہ ۱)

اوّل تو وحی و الہام کا مسئلہ جس قدر بنیادی اہمیت کا حامل ہے اس کے پیش نظر قرآن کریم کا اس بارہ میں فیصلہ ہی فیصلہ کا حکم رکھتا ہے قرآن کے فیصلہ کے بعد کسی سند کی اگرچہ ضرورت نہیں رہتی مگر یہ واقعہ ہے اور اس واقعہ کا انکار سوائے ایسے شخص کے کوئی نہیں کر سکتا جو عمداً اخفائے حق کا عادی ہے۔ صحابہ کرامؓ اور خلفاء راشدین کو اللہ تعالیٰ نے الہام کی نعمت سے نوازا۔ اور ان پر قرآن کریم کے علاوہ وحی نازل ہوئی۔

(۱) حضرت عبداللہ بن زید ایک صحابیؓ تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی کے ذریعہ اذان سکھائی تھی اور انہی کی وحی پر انحصار کرتے ہوئے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں اذان کا رواج ڈالا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ:۔

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے یہی اذان سکھائی
تھی مگر میں بوجہ اس کے کہ میں خاموش رہا اس
خیال سے کہ ایک اور شخص رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کر چکا ہے"

(سنن ابی داؤد جزء اول مطبوعہ مصر صفحہ ۸۰-۸۱ و سنن ابن ماجہ جزء اول صفحہ ۲۳۰-۲۳۱ مطبوعہ مصر)

(۲) کتاب اللمع میں لکھا ہے:۔

"کانت لابی بکر رضی اللہ عنہ
جاریۃ حبلی فقال الّقی فی روعی
انھا انثٰی فولدت انثٰی"

(کتاب اللمع لابی نصر عبداللہ علی السراج الطوسی باب ذکر ابی بکر صدیق صفحہ ۱۲۳)

حضرت ابوبکرؓ کی لونڈی حاملہ تھی آپ نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا کہ حاملہ کے ہاں لڑکی ہے تو اس نے لڑکی جنی۔

(۳) حضرت عمر بن الخطابؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو ایرانیوں سے جنگ کے دوران جو تحریری فرمان بھجوایا اس میں یہ درج تھا کہ:۔

"مجھے القاء ہوا ہے کہ تمہارے مقابلہ
میں دشمن کو شکست ہو گی"

(الوثائق السیاسیۃ مرتبہ ڈاکٹر حمید اللہ حیدرآبادی فرمان بنام سعد بن ابی وقاصؓ صفحہ ۲۰۳)

(۴) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ:۔

"حضرت عمرؓ نے ایک لشکر شام میں بھیجا
اور اس پر ساریہ نامی ایک شخص کو امیر مقرر
فرمایا ایک دن جبکہ حضرت عمرؓ مدینہ میں
منبر پر خطبہ دے رہے تھے آپ نے بلند
آواز سے فرمایا۔ یَاسَارِیَۃُ الْجَبَلَ"
اے ساریہ پہاڑ کے دامن میں ہو جا

اس کے بعد لشکر ساریہ کا ایلچی آیا اور کہنے لگا۔ امیر المومنین! جب ہم دشمن سے مقابل ہوا تو میدان جنگ میں ہم کو [illegible] میں آنا پڑا کہ شکست کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ اتنے میں ہمارے کانوں میں ایک غیبی آواز سنائی دی یا ساریۃ الجبل اس پر ہم نے پہاڑ کو پشت پناہ بنا کر دشمن کا مقابلہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دے دی۔"

(مشکوٰۃ باب الکرامات)

شاہد حضرت عمرؓ کو الہام ہوا کہ لشکر ساریہ کو اس الہام سے نوازا گیا اور اس کو [illegible] شکست کی مصیبت سے اسلامی لشکر کو بچا لیا۔

(۵) حضرت علیؓ [illegible] جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دے رہے تھے تو حضرت علیؓ کو ندا آئی:

"ارفع طرفك إلى السماء"

کہ اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھا۔

(الخصائص الکبریٰ السیوطی جلد ۲ صفحہ ۲۷۶)

(۶) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر صحابہ کرام کے لئے اختلاف ہوا [illegible] اس عالم میں [illegible] صحابہؓ کی راہنمائی کی۔ وہ خدا کا الہام ہی تھا۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے:

"جب صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے [illegible] نہ معلوم نہیں حضورؐ کے کپڑے اتار کر غسل دینا چاہیئے جیسا کہ ہم اپنے مردوں کو نہلاتے وقت کرتے ہیں یا کپڑوں سمیت ہی غسل دینا چاہیئے۔ جب اس بارہ میں ان کا اختلاف بڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک غیر طبعی نیند ان پر طاری کر دی کہ ہر شخص کی ٹھوڑی اس کے سینے کے ساتھ لگ گئی پھر ایک آواز گھر کے ایک طرف سے آئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں سمیت غسل دو۔ اس پر صحابہ اٹھے اور حضورؐ کو قمیص سمیت غسل دیا۔"

(مشکوٰۃ باب الکرامات)

اس مضمون کی روایت الخصائص الکبریٰ للسیوطی جلد ۲ صفحہ ۲۷۶ میں بھی مذکور ہے۔

(۷) "حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابی بن کعب نے کہا کہ میں مسجد میں ضرور داخل ہوں گا پھر ضرور نماز پڑھوں گا اور ضرور اللہ تعالیٰ کی ایسی محامد سے حمد کروں گا کہ کسی نے ایسی حمد نہ کی ہو۔ جب انہوں نے نماز پڑھی اور خدا کی حمد کرنے کے لئے بیٹھ گئے تو ناگاہ انہوں نے پیچھے سے ایک شخص کو بلند آواز سے یہ کہتے سنا۔ اے اللہ سب حمد تیرے لئے ہے کل ملک تیرے لئے ہے سب بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ سب امور کا مرجع تو ہے تیرا [illegible]

امر ظاہری ہو یا باطنی۔ جو تیرے
لئے ہو سکے بے شک تو ہر شے پر قادر
ہے میرے گزشتہ گناہوں کو معاف کر دے
اور مجھے باقی عمر محفوظ رکھ اور مجھے ایسے
پاکیزہ اعمال کی توفیق دے کہ تو ان کے
ذریعہ مجھ سے راضی ہو جائے مجھ پر
رحمت سے رجوع کر۔ پھر ابی بن کعب
رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور سارا واقعہ
بیان کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا۔
وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔

(روح المعانی جلد ۲۲ صفحہ ۴۲ زیر تفسیر آیت خاتم النبیین)

نمونہ کے طور پر مندرجہ بالا حوالہ جات کافی ہیں جن سے ثابت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم الہام کی نعمت سے محروم نہ تھے بلکہ ضرورت کے وقت انہوں نے بذریعہ وحی والہام خدا تعالیٰ سے اپنے مقاصد میں راہنمائی حاصل کی۔ پس یہ "مفکر قرآن" کا یہ لکھنا کہ "صحابہ کبار رض یا خلفائے راشدین کے متعلق ایسا کہنا افترا ہے" ثابت کرتا ہے کہ انہیں صحیح تاریخی حقائق سے بھی واقفیت نہیں جن سے کتب احادیث اور تواریخ و تذکرے بھرے پڑے ہیں۔ اور امت مسلمہ کے مستند اور برگزیدہ ائمہ اور علماء ربانی صحابہؓ کے الہامات کو درست تسلیم کرتے رہے ہیں۔

مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی نے اپنی کتاب "اثبات الالہام والبیعۃ" میں اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں لکھا کہ :۔

"مسئلہ الہام کا حلت و حرمت کا مسئلہ
نہیں جو اس کا ثبوت صحابہؓ اور تابعین
سے ضرور ہونا چاہئے بلکہ حضرت آدم
علیہ السلام سے لے کر اس دم تک اگر
کسی نے بھی دعویٰ نہ کیا ہو اور آج ایک
ایک شخص بھی صادق دعویٰ کرے کہ مجھے
الہام ہوتا ہے اور مجھے غیب سے آواز
آتی ہے تو بھی اس کو سچا جانیں گے اور
بحکم شریعت تمام اہل اسلام پر لازم ہے
کہ اس کو سچا جانیں۔" (صفحہ ۱۴۸)

وحی و الہام کی ضرورت اور اس کی افادیت بیان کرتے ہوئے بتایا گیا تھا کہ اس کے ذریعہ انسان تمام بدگمانیوں اور بدظنیوں سے نجات پا سکتا ہے۔ اس پر "مفکر قرآن" پرویز صاحب نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ :۔

"جن لوگوں کو وحی و الہام نہیں ہوتا۔
ان بے چاروں کے لئے نجات پانے کی
کیا شکل ہے؟"

(رسالہ طلوع اسلام فروری ۱۹۷۵ء ص۱۱)

ہماری توضیح اور نقطۂ نگاہ کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ ہر مسلمان کو وحی والہام سے مشرف کیا جانا ضروری ہے بلکہ ہمارے نقطۂ نگاہ سے صرف ایسے لوگوں کا وحی والہام سے مشرف کیا جانا ضروری ہے جو خدا کی رضا جوئی اور اس کی محبت میں فنا ہو جائیں اور ہر ایک بات پر اور ذات پر اس کو مقدم کر لیں۔ دوسرے لوگ ایسے افراد ربانی و روحانی کے وحی والہامات سے فائدہ اٹھا کر اپنے ایمان کو تازہ کریں گے نجات کے لئے یہ شرط نہیں کہ ہر شخص وحی والہام کی نعمت

ضرور حاصل کرے ورنہ اس کے بغیر اسلام جیسے آسمانی دین کی برکات پا سکنا مشکل ہے۔ تاہم آپ نے اس لئے حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اس نکتہ کی وضاحت میں صاف فرمایا ہے :—

"زندہ مذہب وہ ہے جس کے
ذریعہ خدا ملے۔ زندہ خدا وہ ہے
جو ہمیں بلا واسطہ ملہم کر سکے اور
کم از کم ہم بلا واسطہ ملہم کو دیکھ
سکیں۔ سو میں تمام دنیا کو خوشخبری
دیتا ہوں کہ یہ زندہ خدا اسلام
کا خدا ہے۔"

(تبلیغ رسالت صفحہ ۱۵)

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ نجات کے لئے ہر شخص کا مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے براہ راست مشرف ہونا اور ہر شخص کا وحی والہام کی نعمت سے نوازا جانا ضروری نہیں لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کا متکلم ہونا اس کی ایک ازلی صفت ہے اس لئے یہ عقیدہ سراسر باطل ہے کہ کسی زمانہ میں خدا تعالیٰ کی یہ صفت بالکل معطل ہو جائے۔ اگر وہ پہلی امتوں میں اپنی محبت سے سرشار اور دین کے لئے کامل خلوص سے قربانیاں دینے والوں کو اپنی ہم کلامی اور وحی والہام سے نوازتا رہا ہے تو یہ ناممکن ہے کہ وہ شریعت محمدیہ پر چلنے والوں اور خدا کی محبت میں فنا ہونے والوں کو اپنی ہم کلامی سے محروم رکھے بلکہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا کامل رسول ایک زندہ رسول ہے اور اسلام کی کتاب ایک زندہ کتاب ہے اور زندہ شریعت ہے اور قیامت تک باقی رہنے والی ہے

اس عقلی دلیل کے علاوہ واقعات کی طرف سے بھی آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں۔ امت محمدیہ میں ہزارہا اولیاء اللہ گزرے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وحی و الہام کی نعمت سے نوازے گئے اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف کئے گئے۔ ہر زمانہ میں ایسے بزرگ ہوئے جن کی وجہ سے ان کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو چونکہ تازہ بتازہ وحی و قرآن کی انوار ملتے ہیں خدا تعالیٰ سے مکالمہ کی نعمت نصیب ہوتی ہے وہ یقین اور معرفت الٰہیہ میں ترقی کرتے ہیں اور اس طرح گناہوں اور بیگانگیوں کی آگ سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ اور اس مشاہدہ سے زندہ خدا کا تصور محض ایک افسانہ اور قصہ نہیں رہتا بلکہ کبھی وہ خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام پاتے ہیں اور کبھی کسی دوسرے خدا رسیدہ بزرگ کو دیکھتے ہیں۔ درحقیقت زندہ خدا کی ہستی کا زندہ ثبوت اس کا کلام ہی ہے۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

قواعد و ضوابط

- ماہنامہ الفرقان کا سالانہ چندہ دس روپے ہے۔ ششماہی چندہ وصول نہیں کیا جاتا۔ ... کی صورت میں ... روپیہ دس پیسے ... ارسال کرتے ہیں۔
- رسالہ کی تاریخ اشاعت ہر ماہ کی ... تاریخ ہے
- اگر کسی ماہ کا شمارہ ... نہ پہنچے تو ... اطلاع دیں ... رسالہ دوبارہ ... بھیجا جاتا ہے
- جو خریدار ... رسالہ ... وہ ... • سالانہ چندہ دفتر الفرقان کی ... براہ راست ... (منیجر الفرقان)

انوارِ حق کی ضیاؤں کے دن ہیں

جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاکر

[illegible] دعاؤں کے دن ہیں
دعاؤں کے دن [illegible] کے دن ہیں

کڑی آزمائش [illegible] کے دن ہیں
مصائب کے دن [illegible] کے دن ہیں

کبھی استقامت کا دامن نہ چھوڑو
یہ [illegible] دعاؤں کے دن ہیں

ملامت کے [illegible] کو تم
یہ [illegible] کے دن ہیں

کہ جب [illegible] آج ہیں
یہ [illegible] کے دن ہیں

[illegible]
یہ [illegible] کے دن ہیں

کہ [illegible]
[illegible] کے دن ہیں

دلوں کو [illegible]
یہ انوارِ حق کی ضیاؤں کے دن ہیں

[illegible]
[illegible] کے دن ہیں

[illegible]
کہ [illegible] کے دن ہیں

[illegible]
[illegible] ضیاؤں کے دن ہیں

[illegible]
[illegible] کے دن ہیں

[illegible]
[illegible] کے دن ہیں

خدا خود کرے گا [illegible]
[illegible] کے دن ہیں

وہ جلد [illegible] کو غالب کرے گا
یہ [illegible] کے دن ہیں

دنیا پہ [illegible]
[illegible] کے دن ہیں

خدا [illegible]
یہ [illegible] کے دن ہیں

خدا [illegible]
[illegible] کے دن ہیں

مکتبہ الفرقان کی کتب

تحریری مناظرہ

اس میں تثلیث کے مسئلہ پر مشہور پادری عبد الحق صاحب اور مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کے درمیان تحریری مناظرہ ہوا تھا۔ دلائل کے لحاظ سے یہ کتاب قرآنی دلائل کی عظمت و شوکت کا ایک نظارہ ہے۔

قیمت دو روپے

مباحثہ مصر

یہ تحریری مباحثہ مولوی محمد یوسف صاحب اور مولانا ابو العطاء صاحب کے درمیان [illegible] ہوا تھا۔ [illegible] تحریری مناظرہ [illegible] صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] عربی [illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] قیمت [illegible] روپے۔

[illegible]

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] آفتاب صداقت [illegible] یہ ایک [illegible] رسالہ ہے قیمت [illegible] حضرت [illegible] رسالہ ایک [illegible]

منیجر الفرقان ربوہ

اعلانِ نکاح

برخوردار منیر احمد صاحب فاروقی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کا نکاح عزیزہ [illegible] صاحبہ بی اے بی ایس سی بنت الحاج چوہدری مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی کے ساتھ مبلغ ایک ہزار اسٹرلنگ پونڈ مکرم و محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ نے بارشاد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۷/۲/۷۵ بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھایا۔ برخوردار حضرت الحاج مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کا نواسا اور مکرم حضرت طبیب عبد الحکیم صاحب سنوری طبیب شاہی ریاست پٹیالہ کا پوتا ہے۔ عزیزہ صاحبہ الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی پوتی ہے۔ [illegible] ثمرات حسنہ اور ہر دو خاندان اور سلسلہ احمدیہ کیلئے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار الحاج حکیم ظفر احمد

۳۶۔ نہال سنگھ سٹریٹ گوالمنڈی کوئٹہ

تبدیلی نام

خاکسار نے اپنے بچے کا نام محمد زبیر ارشد سے تبدیل کر کے "حسن طاہر" رکھ دیا ہے۔ تمام اعزہ واقارب اور دوست اسے نئے نام سے پکارا اور لکھا کریں۔

ابو الحسن خورشید بخاری [illegible]

"الفرقان" ربوہ

ہر قسم کا سامانِ سائنس

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

گنپت روڈ لاہور

کو یاد رکھیں :

تحریک جدید ماہنامہ

اسلام کی
روز افزوں
ترقی کا
آئینہ دار

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں

اور

غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں

چندہ سالانہ

پانچ روپے

مینیجنگ ایڈیٹر

مفید اور مشہور دوائیں

نور کاجل

ملک کا مشہور و مسلّم تحفہ
آنکھوں کی جملہ امراض کے لئے نہایت مفید
خارش، پانی بہنا، دھندلا پن، ناخونہ، ضعف بصارت وغیرہ امراض
کے لئے نہایت مفید ہے۔ ہمیشہ استعمال سے آنکھ
کی روشنی قائم رہتی ہے

تریاق اٹھرا

اٹھرا کے علاج کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رض
کا بہترین تجربہ مجربات سے مرکب اور اصلی اجزاء کے ساتھ
تیار کی جاتی ہے۔ اٹھرا کی وجہ سے بچہ پیدا ہو کر
مر جاتا ہو یا حمل گر جاتا ہو تو بفضلِ خدا
اس کا بہترین علاج ہے۔
قیمت ۔ پانچ روپے

خورشید یونانی دواخانہ
گول بازار ربوہ
ٹیلیفون نمبر
۳۸

الفردوس

انارکلی میں بیٹریز خریدنے کے لئے

آپ کی اپنی دکان ہے

الفردوس

۸۵ - انارکلی لاہور

روزنامہ

الفضل

ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار ہے

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات، علمی و مذہبی مضامین، سیرولی، جماعت کی تنظیمی مسائل کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔

اس کی توسیع اشاعت جماعتی فرض ہے

— منیجر الفضل ربوہ —

مشہور زمانہ ادویات کا

نور الدین وراثت

جسے ۱۹۱۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنے مبارک ہاتھوں سے قائم فرمایا

تحفہ — انوکھی — شہرہ آفاق

حب اکسیر (رجسٹرڈ)

مکمل کورس: —— تیس روپے

دوائی خاص: زنانہ امراض کا خاص علاج دوائی کی قیمت دس روپے

زوجام عشق: طاقت کی لاثانی دوا قیمت ۲۵ گرام پچیس روپے

حب مفید النساء: بے قاعدگی کا بہترین علاج دس روپے

حب مساک: سوکھے کی مجرب دوا قیمت پانچ روپے

معجون الصحت: تلی کیس خرابی جگر اور یرقان کا علاج قیمت دس روپے

دارالشفاء: ضلع جھنگ دیا ستدارانہ دواسازی محنت کے ساتھ غریبانہ قیمت قائم شدہ اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۲ء سے آج تک ملک میں مشہور چلے آرہے ہیں

حکیم نظام جان اینڈ سنز

چوک مسجد گھر	بالمقابل ایوان محمود
محمد اقبال پیر	ربوہ

ماریشس میں احمدیہ مسجد عمر رضی اللہ عنہ

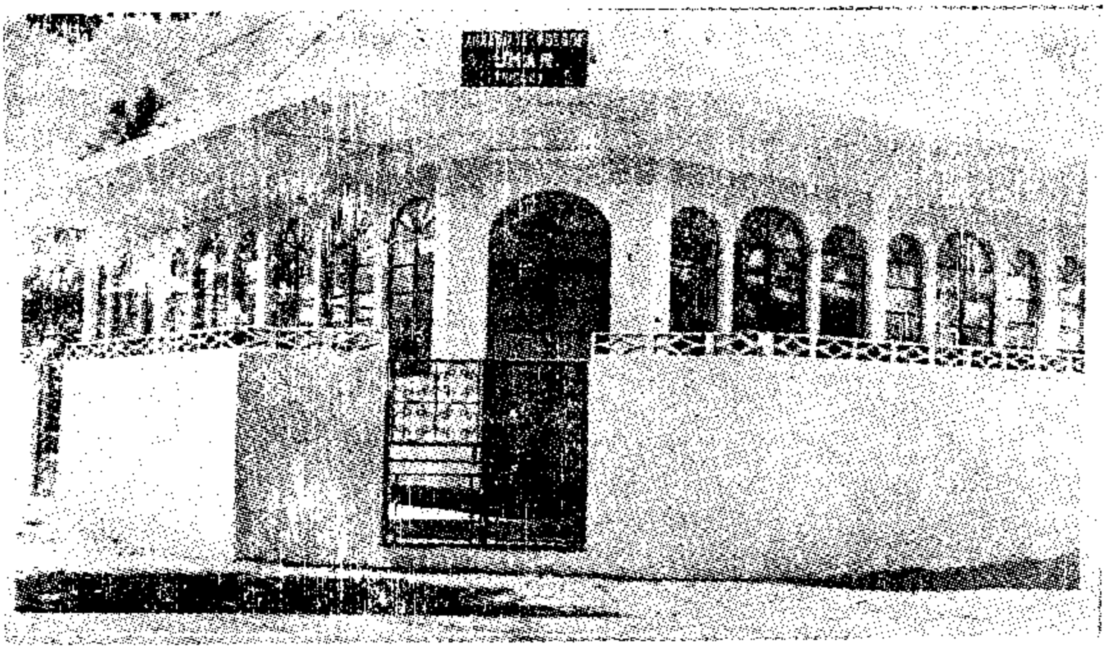

جماعت احمدیہ مختلف ممالک میں اشاعت دین کے لئے مساجد تعمیر کر رہی ہے
یہ مسجد ماریشس میں احمدیوں نے محنت اور خلوص سے معماروں کے ساتھ مل
کر تیار کی ہے ۔ جزاھم اللہ خیرا

Monthly **AL-FURQAN** *Rabwah*

MARCH 1975 **Regd. No L 5708**

محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی رحلت

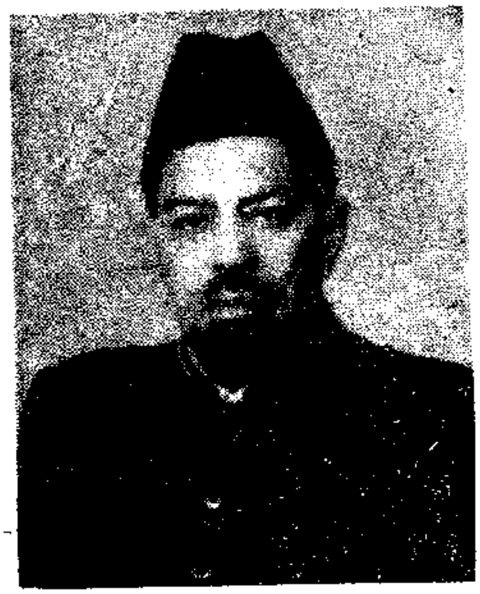

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ، سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے فرزند اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کے نواسے محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب لمبی بیماری کے بعد ۴ مارچ کو اس دار فانی سے انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم صاحبزادہ صاحب بہت سی علمی و اخلاقی خوبیوں کے مالک تھے طبیعت نہایت سلیم اور پر وقار پائی تھی ۔ مطالعہ کا بہت شوق رکھتے تھے ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے تمام بیٹوں کی زندگی خدمت دین کیلئے وقف فرما دی تھی اسی بناء پر آپ نے سب بیٹوں کو دینی تعلم دلائی ۔ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب مرحوم اپنے تینوں بھائیوں کے ساتھ جامعہ احمدیہ قادیان میں ان دنوں تعلیم پاتے رہے ہیں جب خاکسار جامعہ احمدیہ کا پرنسپل تھا ۔ صاحبزادہ صاحب بہت باقاعدگی سے حاضر ہوتے اور بڑی توجہ سے پڑھائی کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں اعلیٰ ذہن عطا فرمایا تھا ۔ خدمت دین کا بہت شوق تھا ۔ تقسیم ملک کے وقت کچھ عرصہ تک درویشان قادیان میں شامل رہے اور بطور ناظر دعوۃ وتبلیغ خدمات بجا لاتے رہے ۔ ربوہ میں بطور نائب ناظر خدمت درویشان بھی کچھ عرصہ کام کیا ۔ ۱۹۷۰ء میں مکہ معظمہ میں زیارت بیت اللہ کی اور عمرہ کرنے کی سعادت حاصل کی ۔

۱۹۶۹ء میں آپ کو پہلی بار دل کی تکلیف ہوئی علاج کی خاطر انگلستان بھی گئے ۔ درمیان میں آرام بھی آجاتا رہا ۔ آخر کار ۴ مارچ ۱۹۷۵ء کو عارضہ قلب سے ہی وفات ہوئی ۔ دوسرے روز گیارہ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کثیر احباب کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور چونکہ آپ موصی تھے اسلئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم صاحبزادہ صاحب کے درجات بلند فرمائے اور جملہ متعلقین اور ان کی غمزدہ بیگم صاحبہ کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ اللہم آمین

ابوالعطاء

ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا ۔